مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

کراچی

ختم نبوة

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد نمبر ۴

شمارہ نمبر ۲۳

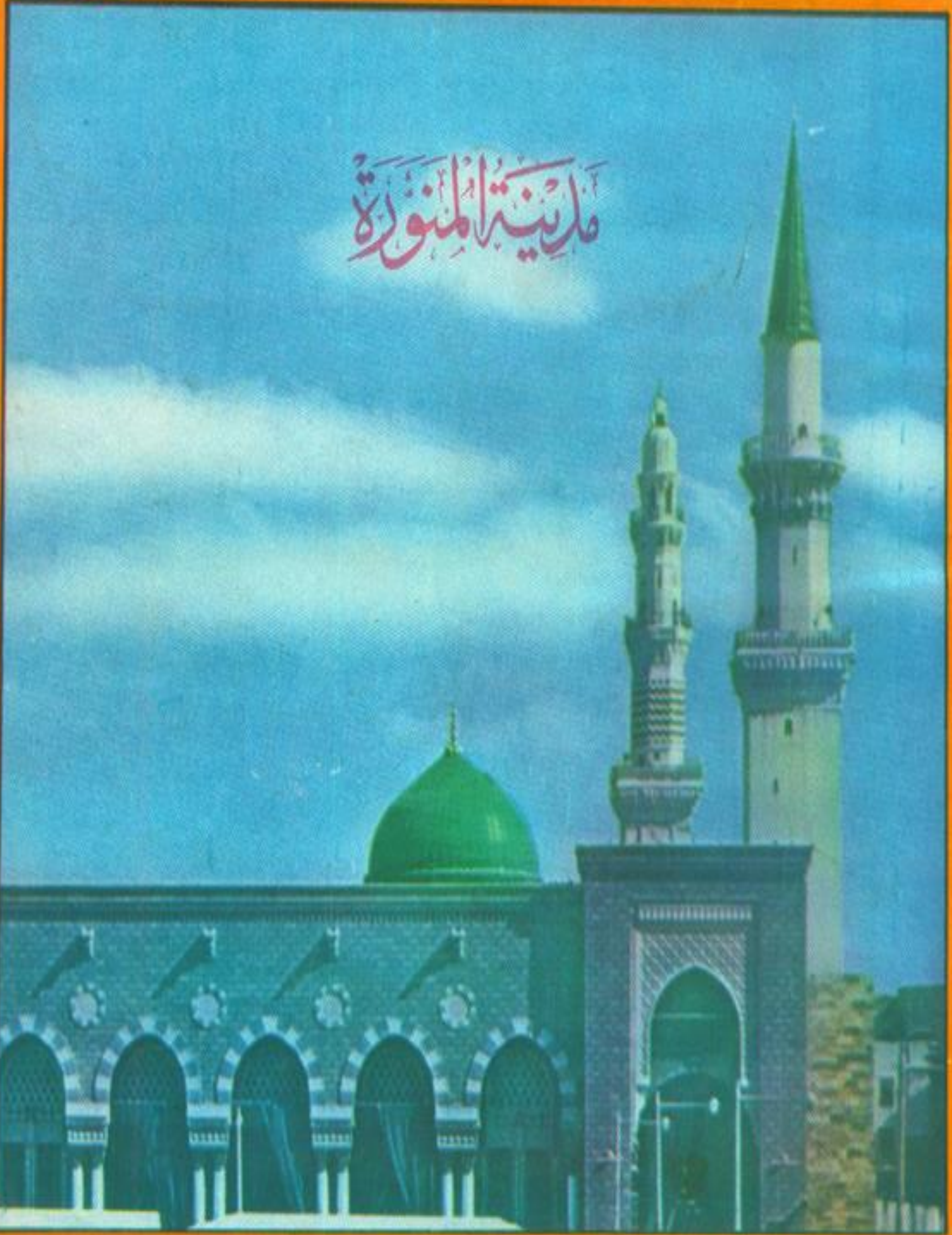

فرمانِ رسولؐ

حضرت بہزاد بن حکیم اپنے دادا سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اس شخص کے لئے تباہی ہے جو اس لیے جھوٹ بولے کہ لوگ اس کی باتوں کو سن کر قہقہے لگائیں اس کے لئے تباہی ہی تباہی ہے ۔

(بروایت ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ چمٹ کر جھگڑا کرنے والا انسان اللہ تعالیٰ کو نہایت برا معلوم ہوتا ہے ۔ (بروایت مسلم)

اشتہار : از طرف ایک بندہ خدا ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوۃ
ہفت روزہ کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۲۳
۸ تا ۱۴ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ
بمطابق
۲۲ تا ۲۸ نومبر ۱۹۸۵ء

اس شمارے میں

۱	خصائل نبویؐ	۴
۲	اداریہ	۵
۳	ولادت باسعادت	۶
۴	مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۹
۵	ایڈز کیا ہے	۱۱
۶	حضرت حذیفہؓ بن عبداللہ	۱۲
۷	اولاد اللہ تعالیٰ کا بہترین عطیہ ہے	۱۳
۸	دبئی میں درس قرآن	۱۵
۹	تعارف اور خدمات	۱۶
۱۰	آپ کے مسائل کا جواب	۱۸
۱۱	پندرھویں صدی کا ایک ماڈرن ظلی بروزی رسول	۳۰
۱۲	اخبار ختم نبوت	۴۲

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت
محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک
سالانہ -/۷۰ روپے — ششماہی -/۴۰ روپے
سہ ماہی -/۲۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۲۱۱۶۷

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد راشد	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف ولی اللہ

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشش	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۴۰/رابے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی ۷

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو ودرگذر اور حلم وبردباری

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس ابن مالك قال كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخر شیئًا لغد

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے دن کے واسطے کسی چیز کو ذخیرہ بناکر نہیں رکھتے تھے۔

فائدہ یعنی جو چیز ہوتی کھلا پلا کر ختم فرما دیتے۔ اس خیال سے کہ کل کو ضرورت ہوگی اس کو محفوظ نہ رکھتے تھے۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غایت توکل تھا کہ جس مالک نے آج دیا ہے وہ کل بھی عطا کرے گا۔ یہ اپنی ذات کے لیے تھا۔ بیبیوں کا نفقہ ان کا حوالہ کر دیا جاتا وہ جس طرح چاہیں تصرف کریں چاہیں رکھیں یا تقسیم کر دیں۔ مگر وہ بھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بیبیاں تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک مرتبہ دو گونیں درہموں کی نذرانہ کے طور پر پیش کی گئیں جن میں ایک لاکھ سے زیادہ درم تھے۔ انھوں نے طباق منگایا اور بھر بھر کر تقسیم فرما دیا خود روزہ دار تھیں افطار کے وقت ایک روٹی اور زیتون کا تیل تھا جس سے افطار فرمایا۔ باندی نے عرض کیا کہ ایک درم کا اگر گوشت منگا لیتیں تو آج ہم اسی سے افطار کر لیتے۔ ارشاد فرمایا کہ اب طعن دینے سے کیا ہو سکتا ہے اس وقت یاد دلا دیتی۔ * حکایات صحابہ رض میں ان سچے اتباع کرنے والوں کے کچھ نمونے دکھائے گئے ہیں اس لیے اگر حدیث کا مطلب یہ ہو کہ نہ اپنے لیے نہ گھر والوں کے لیے دوسرے دن کا ذخیرہ نہ ہوتا تھا تب بھی بے محل نہ ہوگا۔

حدثنا هارون بن موسیٰ بن ابی علقمه الفروی المدنی حدثنی ابی عن هشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابیه عن عمر بن الخطاب ان رجلا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فسئله ان یعطیه فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم ما عندی شیٔ ولکن ابتع علی فاذا جاءنی شیٔ قضیته فقال عمر یا رسول اللہ قد اعطیته فما كلفك اللہ ما لا تقدر علیه فكره صلی اللہ علیه وسلم قول عمر فقال رجل من الانصار یا رسول اللہ انفق ولا تخف من ذی العرش اقلالا فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و عرف البشر فی وجهه لقول الانصاری ثم قال بهذا امرت۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی ضرورت مند نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس تو اس وقت کچھ موجود نہیں ہے۔ تم میرے نام سے خرید لو جب کچھ آ جائے گا تو میں ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ تھا آپ دے چکے ہیں۔ اور جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرت میں نہیں ہے اس کا حق تعالیٰ شانہٗ نے آپ ص کو مکلف نہیں بنایا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ مقولہ ناگوار گزرا۔ ایک انصاری صحابی رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس قدر بھی چاہے خرچ کیجیے اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کیجیے کہ جو ذات پاک عرش بریں کی مالک ہے اس کے یہاں آپ ص کو دینے میں کیا کمی ہو سکتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انصاری کا یہ کہنا بہت پسند آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا جس کا اثر چہرہ مبارک ﷺ پر نمایاں تھا اور آپ ص نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے مجھے اسی کا حکم فرمایا ہے۔

فائدہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی ارشا

باقی صـ ۲۶ پر

مرزا طاہر قادیانی کا پاسپورٹ منسوخ کیا جائے

قادیانی سربراہ مرزا طاہر کی جو سرگرمیاں بیرون ملک جاری ہیں۔ اس سے حکومت یقیناً لاعلم نہیں۔ وہ کہاں کہاں دورے کر رہے ہیں۔ اپنی تقریروں میں کیا کہتے ہیں۔ ان کے دھمکی آمیز بیانات میں سے وہ بیان جس میں انہوں نے پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا کرنے کی بارے میں کہا تھا وہ بھی حکومت نے نوٹ کیا ہوگا۔

ابھی تک اس حقیقت سے پردہ نہیں اٹھا کہ وہ کون کون عناصر ہیں جنہوں نے مرزا طاہر قادیانی کو پاکستان سے لندن فرار ہونے میں مدد دی ہے۔

حال ہی قادیانی جرائد کے مطابق مرزا طاہر نے برطانیہ سے باہر اپنے ارتدادی پروگرام کو وسعت دینے کی خاطر کئی یورپی ممالک کا دورہ کیا ہے۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ وہ ہم ممالک میں پلاٹ خرید چکے ہیں۔

اس سلسلے میں ایک بات ہم جاننا چاہیں گے کہ مرزا طاہر نے یہاں سے فرار ہوتے وقت کس پاسپورٹ پر سفر کیا تھا؟ اور وہ پاسپورٹ کہاں سے جاری ہوا؟ اور اس پاسپورٹ پر جو مذہب کا خانہ ہے اس میں اپنے آپ کو کیا لکھا یا ہے؟ کیا مرزا طاہر قادیانی کے پاس اب تک وہی پاسپورٹ ہے جس پر فرار ہوتے ہوئے سفر کیا تھا؟ ایک ایسا شخص جو ملک سے چوروں کی طرح فرار ہوا ہو، ملک دشمنی میں ملوث ہو، اور مسلمانوں کی طرف سے یہ مطالبہ ہو کہ مولانا محمد اسلم قریشی کو مرزا طاہر کے اشارے پر اغوار کیا گیا ہو —— کیا ایسے شخص کو اسلام کے نام پر مسلسل سفر کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ ہماری حکومت اس سلسلے میں اگر کچھ نہیں کر سکتی تو کم از کم اس کے اختیار میں یہ تو ہے کہ مرزا طاہر قادیانی کے پاسپورٹ کو منسوخ کر دے۔

رحمۃ العالمین کی ولادت باسعادت

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ

سردار عالم سید ولد آدم محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم وشرف وکرم واقعہ فیل کے پچاس یا پچپن روز کے بعد بتاریخ ۸ ربیع الاول یوم دوشنبہ مطابق ماہ اپریل ۵۷۰ء کو مکہ میں صبح صادق کے وقت ابوطالب کے مکان میں پیدا ہوئے۔ ولادت باسعادت کی تاریخ میں مشہور قول تو یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲، ربیع الاول کو پیدا ہوئے لیکن جمہور محدثین اور مورخین کے نزدیک راجح اور مختار قول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۸ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ عبداللہ بن عباس اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی یہی منقول ہے اور اسی قول کو علامہ قطب الدین قسطلانی نے اختیار کیا ہے زرقانی ص۱۳۱ ج۱

۱۔ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی والدہ فاطمہ بنت عبداللہ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت حضرت آمنہ کے پاس موجود تھی۔ تو اس وقت یہ دیکھا کہ تمام گھر نور سے بھر گیا اور دیکھا کہ آسمان کے ستارے جھکے آتے ہیں یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ یہ ستارے مجھ پر آگریں گے (طبرانی) فتح الباری ص۴۲۶ ج۶ باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

۲۔ عرباض بن ساریہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے ولادت باسعادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محل روشن ہوگئے۔ یہ روایت مسند احمد اور مستدرک حاکم میں مذکور ہے ابن حبان فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے اور اسی کے ہم معنی مسند احمد میں ابوامامہ رضؓ سے بھی مروی ہے۔ فتح الباری ص۴۲۶ ج۶ باب علامات النبوۃ فی الاسلام قال الہیثمی رواہ احمد واسنادہ حسن ولہ شواہد تقویہ ورواہ الطبرانی۔ مجمع الزوائد ص۲۲۲ ج۸

۳۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بصری کے محل روشن ہوگئے۔ فتح الباری ص۴۲۶ ج۶ طبقات ابن سعد ص۶۳ ج۱

نکتہ: ستاروں کے زمین کی طرف جھک آنے میں اس طرف اشارہ تھا کہ اب عنقریب زمین سے کفر اور شرک کی ظلمت اور تاریکی دور ہو گی۔ اور انوار ہدایت سے تمام زمین روشن اور منور ہوگی۔ کما قال اللہ تعالیٰ

قد جآءکم من اللّٰہ نور وکتاب مبین یھدی بہ اللّٰہ من اتبع رضوانہٗ سبل السلام ویخرجھم من الظلمات الی النور باذنہٖ۔

تحقیق تمہارے پاس اللہ کی جانب سے ایک نور ہدایت اور ایک روشن کتاب آئی ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کو ہدایت فرماتا ہے جو رضاء حق کے طلبگار ہوں اور اپنی توفیق سے ان کو ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے۔

کعب احبار سے منقول ہے کہ کتب سابقہ میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی یہ شان ذکر کی گئی ہے۔

محمد رسول اللّٰہ مولدہ بمکۃ ومھاجرہ بیثرب وملکہ بالشام۔

محمد اللہ کے رسول کی ولادت مکہ میں ہوگی اور ہجرت مدینہ میں ہوگی اور ان کی حکومت اور سلطنت شام میں ہوگی۔

یعنی مکہ سے لے کر شام تک تمام علاقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زندگی میں اسلام کے زیرنگین آجائے گا۔ چنانچہ شام آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زندگی میں فتح ہوا۔ عجب نہیں اسی وجہ سے ولادت باسعادت کے وقت شام کے محل دکھلائے گئے ہوں اور بُصریٰ ملک شام کا ایک شہر ہے وہ خاص طور پر اس لیے دکھلایا گیا ہے کہ علاقہ شام میں سے سب سے پہلے بُصریٰ ہی میں نور نبوت اور نور ہدایت پہنچا ہے اور ممالک شام میں بُصریٰ سب سے پہلے ہی فتح ہوا۔

اور عجیب نہیں کہ شام کے محل اس لیے بھی دکھلائے گئے ہوں کہ منجملہ چالیس کے تیس ابدال کہ جو تیس کے تیس قدم ابراہیمی پر ہیں ان کا مرکز اور مستقر شام ہی ہے۔ اسی لیے بہ نسبت دوسرے ممالک کے ملک شام خاص طور پر انوار و برکات کا معدن اور منبع ہے۔ اسی لیے ولادت باسعادت کے وقت شام کے محل دکھلانے میں اس طرف اشارہ تھا کہ یہ ملک نور نبوت کا خاص طور پر تجلی گاہ ہوگا۔ اور اسی وجہ سے آپ کو اولاً مکہ مکرمہ سے شام یعنی مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی گئی اور شام سے آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ کما قال تعالیٰ

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہٗ۔

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی کہ جس کے گرد ہم نے برکتیں بچھا دی ہیں۔

جس سے صاف ظاہر ہے کہ ملک شام میں جو مسجد اقصیٰ کے اردگرد واقع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص برکتوں کو وہاں بچھا دیا ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جب عراق سے ہجرت فرمائی تو شام ہی کی طرف فرمائی اور قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمان سے نزول بھی شام ہی میں واقع دمشق کے منارۂ شرقیہ پر ہوگا۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قیامت کے قریب شام کی طرف ہجرت کی ترغیب دی ہے۔
(رواہ الحاکم وابن حبان)

یعقوب بن سفیان باسناد حسن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ سے راوی ہیں کہ ایک یہودی مکہ میں بغرض تجارت رہتا تھا۔ جس شب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو مجلس قریش سے یہ دریافت کیا کہ اس رات تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے۔ قریش نے کہا ہم کو معلوم نہیں۔ یہودی نے کہا کہ اچھا ذرا تحقیق تو کرکے آؤ آج کی شب میں اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک علامت ہے (یعنی مہر نبوت) وہ دو رات تک دودھ نہ پئے گا۔ اس لیے کہ ایک جنی نے اس کے منہ پر انگلی رکھ دی ہے لوگ فوراً اس مجلس سے اٹھے اور اس کی تحقیق کی۔ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یہودی نے کہا مجھ کو بھی چل کر دکھلاؤ۔ یہودی نے جب دونوں شانوں کے درمیان کی علامت (مہر نبوت) کو دیکھا تو بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ جب ہوش میں آئے تو یہ کہا کہ نبوت بنی اسرائیل سے چلی گئی۔ اے قریش واللہ یہ مولود تم پر ایک ایسا حملہ کرے گا کہ جس کی خبر مشرق سے لے کر مغرب تک پھیل جائے گا۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند حسن ہے اور اس واقعہ کے نظائر اور شواہد بہیں ہیں۔ جن کی شرح اور تفصیل طویل ہے۔
(کذا فی فتح الباری ص ۴۲۵ ج ۶ باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

ایوان کسریٰ کے چودہ کنگروں کا گرنا اور ساوہ دریا کا خشک ہوجانا۔

اسی شب میں یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ ایوان کسریٰ میں زلزلہ آیا جس سے محل کے چودہ کنگرے گر گئے۔ اور فارس کا آتش کدہ جو ہزار سال سے مسلسل روشن تھا وہ بجھ گیا اور دریائے ساوہ خشک ہوگیا جب صبح ہوئی تو کسریٰ نہایت پریشان تھا۔ شاہانہ وقار اس کے اظہار سے مانع ہو رہا تھا بالآخر وزراء اور ارکان دولت کو جمع کرکے دربار منعقد کیا اثناء دربار ہی میں یہ خبر پہنچی کہ فارس کا آتش کدہ بجھ گیا ہے۔ کسریٰ کی پریشانی میں اور اضافہ ہوگیا۔ ادھر سے موبذان نے کھڑے ہوکر کہا کہ اس رات میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ سخت اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچے لے جا رہے ہیں اور دریائے دجلہ سے پار ہوکر تمام ممالک میں پھیل گئے کسریٰ نے موبذان سے پوچھا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے موبذان نے کہا کہ شاید عرب کی طرف سے کوئی عظیم الشان حادثہ پیش آئے گا۔ کسریٰ نے توثیق اور اطمینان کی غرض سے نعمان بن منذر کے نام ایک فرمان جاری کیا کہ کسی بڑے عالم کو میرے پاس بھیجو جو میرے سوالات کا جواب دے سکے۔

نعمان بن المنذر نے ایک جہاندیدہ عالم۔ عبدالمسیح غسانی کو روانہ کر دیا۔ عبدالمسیح جب حاضر دربار ہوا تو بادشاہ نے کہا کہ میں جس کا تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا تم کو اس کا علم ہے۔ عبدالمسیح نے کہا کہ آپ بیان فرمائیں اگر مجھ کو علم ہوگا تو میں بتلا دوں گا ورنہ کسی جاننے والے کی طرف رہنمائی کروں گا۔ بادشاہ نے تمام واقعہ بیان کیا عبدالمسیح نے کہا کہ غالباً اس کی تحقیق میرے ماموں سطیح سے ہوسکے گی جو آج کل شام میں رہتے ہیں۔

کسریٰ نے عبدالمسیح کو حکم کہ تم خود اپنے ماموں سے اس کی تحقیق کرکے آؤ۔ عبدالمسیح اپنے ماموں سطیح کے پاس پہنچا تو سطیح اس وقت نزع کی حالت میں تھا مگر ہوش ابھی باقی تھے۔ عبدالمسیح نے جاکر سلام کیا اور تمام واقعہ بیان کیا اور کچھ اشعار پڑھے۔ سطیح نے جب عبدالمسیح کو اشعار پڑھتے سنا تو عبدالمسیح کی طرف متوجہ ہوا اور یہ کہا کہ عبدالمسیح تیز اونٹ پر سوار ہوکر سطیح کے پاس پہنچا۔ جب کہ وہ مرنے کے قریب ہے تجھ کو بنی ساسان کے بادشاہ نے محل کے زلزلہ اور آتش کدہ کے بجھ جانے اور موبذان کے خواب کی وجہ سے بھیجا ہے۔ کہ سخت اور قوی اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچے لے جا رہے ہیں۔ اور دجلہ سے پار ہوکر تمام بلاد میں پھیل گئے ہیں۔ اے عبدالمسیح خوب سن لے جب کلام الٰہی کی تلاوت کثرت سے ہونے لگے۔ اور صاحب عصا ظاہر ہو اور وادی سماوہ سیلاب ہوجائے اور دریائے ساوہ خشک ہوجائے اور فارس کی آگ بجھ جائے تو سطیح کے لیے شام، شام نہ رہے گا۔

بنی ساسان کے چند مرد اور چند عورتیں بقدر کنگروں کے بادشاہت کریں گے۔ اور جو ہونے والی ہے وہ گویا آہی گئی۔ یہ کہتے ہی سطیح مرگیا۔ عبدالمسیح واپس آیا اور کسریٰ سے یہ تمام ماجرا بیان کیا کسریٰ نے سن کر یہ کہا کہ چودہ سلطنوں کے گذرنے کے لیے ایک زمانہ چاہیے۔ مگر زمانے کو گذرتے کیا دیر لگتی ہے دس سلطنتیں تو چار ہی سال میں ختم ہوگئیں اور باقی چار سلطنتیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ کے زمانہ خلافت تک ختم ہوئیں۔ کذا فی عیون الاثر ص۲۹ ج ۱ حافظ ابن سید الناس نے اس واقعہ کو عیون الاثر میں اپنی طویل سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۷. حضرت عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ عبدالمطلب کو یہ دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔ اور یہ کہا البتہ میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہوگی۔ چنانچہ ہوئی۔ یہ روایت طبقات ابن سعد ص۶۴ ج ۱ قسم اول میں مذکور ہے۔ سند اس کی نہایت قوی ہے۔

۸. اسحٰق بن عبداللہ حضرت آمنہ سے روای ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب پیدا ہوئے تو نہایت نظیف تھے۔ اور پاک صاف تھے۔ جسم اطہر پر کسی قسم کی آلائش اور گندگی نہ تھی۔ (طبقات ابن سعد ص۶۳ ج۱)

عقیقہ اور تسمیہ

ولادت کے ساتویں روز عبدالمطلب نے آپؐ کا عقیقہ کیا اور اس تقریب میں تمام قریش کو دعوت دی۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ کا نام تجویز کیا قریش نے کہا اے ابوالحارث آپ نے ایسا نام کیوں تجویز کیا۔ جو آپ کے آباؤ اجداد اور آپ کی قوم میں سے اب تک کسی نے نہیں رکھا۔ عبدالمطلب نے کہا کہ میں نے یہ نام اس لیے رکھا کہ آسمان میں اور اللہ کی مخلوق زمین میں اس مولود کی حمد اور ثنا کرے

(فتح الباری ص۴۲۳ ج ۷)

عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے ایک خواب دیکھا تھا کہ جو اس نام رکھنے کا باعث ہوا۔ وہ یہ کہ عبدالمطلب کی پشت سے ایک زنجیر ظاہر ہوئی کہ جس کے ایک جانب آسمان میں اور ایک جانب زمین میں اور ایک جانب مشرق میں اور ایک جانب مغرب میں ہے کچھ دیر کے بعد وہ زنجیر درخت بن گئی جس کے ہر پتہ پر ایسا نور تھا کہ جو آفتاب کے نور سے ستر درجہ زائد ہے مشرق اور مغرب کے لوگ اس کی شاخوں سے لپٹے ہوئے ہیں قریش میں سے بھی کچھ لوگ اس کی شاخوں کو پکڑے ہوئے ہیں اور قریش میں کے کچھ لوگ اس کے کاٹنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ لوگ جب اس ارادے سے اس درخت کے قریب آنا چاہتے ہیں تو ایک نہایت حسین و جمیل جوان ان کو آکر ہٹا دیتا ہے۔ معبرین نے عبدالمطلب کے اس خواب کی یہ تعبیر دی کہ تمہاری نسل سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا کہ جس کی مشرق سے لے کر مغرب تک اس کی اتباع کریں گے اور آسمان اور زمین والے اس کی حمد اور ثنا کریں گے۔ اس وجہ سے عبدالمطلب نے آپؐ کا نام مُحَمَّدْ رکھا۔

(روض الانف ص۱۰۵ ج ۱ اور زرقانی شرح مواہب ص۲۷ ج ۴)

عبدالمطلب کو اس خواب سے محمدؐ نام رکھنے خیال پیدا ہوا۔ اور ادھر آپؐ کی والدہ ماجدہ کو رؤیا صالحہ کے ذریعے سے یہ بتلایا گیا کہ تم برگزیدۂ خلائق اور سید الامم کی حاملہ ہو۔ اس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھنا۔

بقیہ: مدینۃ النبیؐ

کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ مدینہ پاک کی گلیوں کے دونوں سروں پر فرشتے بیٹھے ہوئے اس کی پاسبانی کرتے ہیں۔

مرحومہ: وجہ تسمیہ تو ظاہر ہے کہ یہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھکانہ اور جائے نزول ارحم الراحمین ہے۔

مسکینہ: حدیث شریف میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کو یا طیبہ یا طابہ اور یا مسکینۃ کرکے خطاب فرمایا۔

مسلمہ: اس کی وجہ تسمیہ وہی ہے جو کہ مومنہ کی ہے۔ ان دونوں میں وہی فرق ہے جو ایمان اور اسلام کے معنی میں فرق ہے۔

مقدسہ: وجہ تسمیہ یہ ہے مدینہ منورہ میں صفائی اور پاکیزگی اس کے لوازم ذاتیہ میں سے ہے۔

مقر: قرار سے ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ یا اللہ آپ اس شہر کو ہمارے لیے قرار اور عمدہ رزق بنا دیجئے۔

ناجیہ: نجات سے مشتق ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے۔

سید البلدان: حدیث شریف میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یا طیبہ یا سید البلدان۔

جنۃ حصینۃ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد کے وقت فرمایا انا فی جنۃ حصینۃ۔

حرم: مسلم شریف کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم فرمایا۔

مضجع رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ میری ہجرت کی جگہ اور میری سکونت کا مقام ہے۔

المدینہ: اس مقام شریف کے مشہور ناموں میں سے ہے۔

ہتھوڑا گروپ اور مرزائی

ہتھوڑا گروپ نے تازہ واردات حیدرآباد میں کی اور پانچ افراد کو قتل کردیا۔

اس سے قبل یہ گروپ کراچی۔ سکرنڈ۔ پشاور۔ پنڈی۔ مظفرآباد۔ ایبٹ آباد اور احمد پور شرقیہ میں بھی وارداتیں کرچکا

باقی ص۲۵ پر

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے جس قدر نام ہیں، دنیا کے کسی اور شہر کے نہیں

مدینہ منورہ کے اتنے نام ہیں کہ روئے زمین میں کسی اور شہر کے اس قدر نام نہیں۔ ناموں کی کثرت ہی ظاہر کر رہی ہے کہ اس شہر کی کتنی عظمت ہے۔ بعض علماء نے مدینہ منورہ کے سو نام جمع کئے ہیں بعض حضرات نے اس سے زیادہ نام جمع کئے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کے ناموں میں سے جو سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب تھے وہ یہ ہیں:

طابہ ، طیبہ ، طیبۃ ، طایبہ

مدینہ منورہ کے یہ نام اس کی طہارت کی بنا پر ہیں اس لیے کہ شرک کی نجاست سے یہ سرزمین پاک ہے اور طبائع سلیمہ کے موافق ہے نیز اس کی آب و ہوا بھی نہایت پاکیزہ ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس بقعہ شریف کے رہنے والے اس کی مٹی اور اس کے در و دیوار سے ایسی عمدہ خوشبو پاتے ہیں جس کی مثال دنیا کی کوئی خوشبو پیش نہیں کر سکتی۔ ابو عبداللہ عطار نے کیا خوب فرمایا ہے

بطیب رسول اللہ طاب نسیمہا
فما المسک والکافور والمندل الرطب

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کی وجہ سے مدینہ منورہ کی ہوا خوشبودار ہو گئی۔ ایسی خوشبو نہ ہی کافور میں ہے نہ ہی مندل رطب میں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا ہے۔ (مسلم شریف)

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ مدینہ کا نام توریت میں طابہ، طیبہ اور طیبۃ ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص مدینہ طیبہ کو عدم طیب سے نسبت کرے اور اس کی ہوا کو ناخوش کہے تو ایسا شخص واجب التعزیر ہے۔

اس کو جیل میں قید کیا جائے جب تک کہ توبہ نہ کر لے۔

مدینہ منورہ کو پہلے یثرب اور اثرب کہا جاتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا نام طابہ اور طیبہ رکھا۔

یثرب کی وجہ تسمیہ میں اختلاف ہے بعض علمائے تاریخ فرماتے ہیں کہ یثرب حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں ایک شخص کا نام تھا۔ اس کا پورا نام یہ ہے یثرب بن قانیہ بن مہدیل بن عیل بن عیص بن ارم بن سام بن حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد جب متفرق شہروں میں آباد ہوئی تو یثرب نے اس سرزمین میں قیام کیا۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یثرب ایک بت کا نام تھا اس کے نام پر اس شہر کا نام یثرب پڑ گیا۔ بعض فرماتے ہیں کہ یثرب ایک ظالم شخص تھا اس کے نام پر مدینہ کو یثرب کہا جانے لگا۔ بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یثرب نام بدل کر طابہ اور طیبہ رکھا اور مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا۔ اس کی کئی وجہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ زمانۂ جاہلیت کا نام ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یثرب ثرب سے مشتق ہے اور ثرب کے معنی فساد یا تثریب سے مشتق ہیں جس کے معنی مواخذہ اور عذاب دینے کے ہیں یہ دونوں معنی بُرے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ بُرے نام کو بدل کر اچھے نام تجویز فرماتے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں ایک حدیث نقل کی کہ جو کوئی مدینہ کو ایک بار یثرب کہے تو اس پر لازم ہے کہ اس کے تدارک کے لیے دس دفعہ مدینہ کہے اسی حدیث سے علامہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں بعض علماء کا استدلال نقل فرمایا ہے کہ مدینہ منورہ کو یثرب کہنا مکروہ ہے۔

قرآن شریف میں جو یا اھل یثرب لامقام لکم ہے اس سے یثرب کہنے کے جواز پر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے کہ یہ منافقوں کا قول ہے چنانچہ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے ایک حدیث یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسے شہر جانے کا حکم ہوا ہے جو دوسرے شہروں کو نگل جائے گا منافق اس شہر کو یثرب کہتے ہیں حالانکہ یہ مدینہ ہے۔

البتہ بعض روایات میں مدینہ کو یثرب کہا گیا ہے اس کا جواب علمائے محققین نے یہ دیا کہ یہ روایات ممانعت سے قبل کی ہیں۔

مدینہ منورہ کے منجملہ اور ناموں میں سے ارض اللہ، دار الھجرۃ ہے۔ قرآن شریف میں ہے الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا یعنی کیا اللہ کی زمین (اس سے مدینہ منورہ مراد ہے) وسیع نہیں کہ تم اس زمین کی طرف ہجرت کرتے۔ اس آیت سے ان دونوں ناموں کی تائید ہوتی ہے۔

اکالۃ البلدان، اکالۃ القریٰ۔ بخاری شریف میں ایک روایت ہے کہ مجھے ایسی زمین کی طرف ہجرت کا حکم ہوا ہے جو دوسرے شہروں کو نگل جائے گا۔ حدیث میں عربی عبارت تاکل القریٰ ہے اس حدیث سے اس نام کی تائید ہوتی ہے۔

ایمان۔ قرآن شریف میں ہے والذین تبوؤا الدار والایمان۔ یہ آیت انصار کی فضیلت میں نازل ہوئی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے اور وہ لوگ جو جگہ پکڑ رہے ہیں اس مکان میں اور ایمان میں۔ اس آیت میں مدینہ منورہ کو ایمان کہا گیا ہے۔ مدینہ منورہ کا نام ایمان اس وجہ سے ہے کہ یہ ایمان اور حیاء کا معدن ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
طیبہ نام سب سے
زیادہ پسند اور محبوب تھا۔

بلد ۔ قرآن شریف میں ہے لااقسم بھذا البلد۔ اس بلد سے بعض حضرات نے مدینہ ہی مراد لیا ہے۔

بیت الرسول : اس نام کی وجہ تسمیہ واضح ہے اس لیے کہ مکہ مکرمہ کو بیت اللہ کہتے ہیں اور مدینہ منورہ کو بیت الرسول کہا جاتا ہے۔

جابرہ ۔ جبارہ : یہ مشتق ہے جبر سے۔ اس نام کے رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ غریب کو مالدار، بیکسوں اور فقیروں کو سہارا دینا اس کا کام ہے۔ اس کے علاوہ مغروروں کو شکست کرنا، سرکشوں کو اطاعت پر مجبور کرنا اور دوسرے شہر پر اس لیے جبر و قہر کرنا کہ اسلام لے آؤ۔

حسنہ : وجہ تسمیہ ظاہر ہے اس لیے کہ اس میں حسن ظاہری و باطنی دونوں ہیں۔

خیرہ ۔ خیارہ : حدیث شریف میں ہے المدینۃ خیرلھم لوکانوا یعلمون۔

شافیہ : حدیث شریف میں ہے خاک مدینہ ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔

عاصمہ : وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مدینہ کی وجہ سے ایذائے مشرکین سے مہاجرین محفوظ ہوئے۔

غلبہ : یہ پرانے ناموں میں سے ہے۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جو شخص اس میں داخل ہوتا تھا اس کو غلبہ حاصل ہوتا۔ چنانچہ یہود عمالقہ پر غالب ہوئے اور اوس و خزرج یہود پر، اسی طرح مہاجرین اوس و خزرج پر۔

فاضحہ : وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بدعقیدہ اور بدکار لوگ اس میں رسوا ہو جاتے ہیں۔

مومنہ : وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس میں اہل ایمان کی سکونت ہے اور یہیں سے ایمان کے احکام نکلے ہیں۔

مبارکہ : وجہ تسمیہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور اس کی تمام چیزوں کے لیے حتیٰ کہ اس کی مُد و صاع کے لیے بھی برکت کی دعا فرمائی۔

محروسہ ۔ محفوظہ ۔ محفوفہ : ان ناموں

باقی ص ۹ پر

بقیہ :- ایڈز

جنسی ضرورت پوری کرتا ہے یا ایک عورت دوسری عورت سے مردوں جیسا کام کرتی ہے۔ یا کوئی اچھا آدمی رنڈیوں اور چھنالوں کے پاس جاتا ہے تو اُسے یہ مرض لگ جاتا ہے۔ مگر اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس مرض کے جراثیم جسم میں داخل ہو گئے ہیں۔ چنانچہ وہ دیکھنے میں تو اچھا بھلا دکھائی دیتا ہے مگر اس کا جسمانی نظام اندر سے کھوکھلا اور تباہ ہو چکا ہوتا ہے۔ بخار ہو تو کوئی دوا اثر نہیں کرتی انگشن لگے تو بے اثر ہو جاتا ہے خون کسی دوا یا غذا کو قبول ہی نہیں کرتا۔ بیمار کا وزن خود بخود گھٹنے لگتا ہے۔ کمزور ہو جاتا ہے۔ جوڑوں میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ کچھ کھا نہیں سکتا۔ کسی چیز میں دل نہیں لگتا۔ اس وقت امریکہ میں ۱۵ ہزار نوجوان، برطانیہ میں کئی ہزار۔ یورپ سویڈن، ناروے میں کئی لاکھ افراد جن میں مرد اور عورتیں شامل ہیں اس مرض میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹروں نے اس کا جرثومہ دیکھ لیا ہے مگر اس کا علاج ابھی ڈھونڈ نہیں سکتے۔ اب تک جتنے بھی علاج و تجربے کے طور پر کیے گئے وہ نہ صرف ناکام رہے بلکہ ان کا دردناک اثر بھی مریضوں پر ہوا۔ کئی ایک کی جان چلی گئی۔ سب سے بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک دوا جو بڑی حد تک اس کی روک تھام کا ذریعہ ثابت ہوئی اُسے جب ایک وقت دینے کے بعد دوسرا مرتبہ کھلایا جاتا ہے تو مریض سنبھال نہیں سکتا۔ پتہ چلا ہے کہ افریقہ کے جنگلی بندروں کی ایک خاص نسل میں یہ بیماری کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ جو بالکل وہی کام کرتے ہیں جیسے کہ مغرب کے مہذب لوگ کلبوں ہوٹلوں، شراب خانوں۔ اور دوسرے مقامات پر عورتوں اور مردوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے چند مریضوں کے خون کا ٹسٹ کیا تو معلوم ہوا کہ ان کے خون میں ویسے ہی جراثیم ہیں جو جانوروں کے خون میں ہوتے ہیں۔ سمجھا جاتا ہے کہ مغرب کے لوگ جانوروں سے بھی جنسی لذت پوری کر رہے ہوں گے۔ امریکہ کے محکمہ صحت نے تمام ڈاکٹروں کو سختی سے حکم دے رکھا ہے کہ وہ بلڈ بنک سے خون کا شیشہ منگوانے کے بعد اس کو ٹیسٹ کیے بغیر مریض کو نہ دیں کیونکہ ہزاروں اچھے بھلے آدمی ایڈز کے مریض بن گئے ان کا قصور یہی تھا کہ کسی آپریشن یا خون کی کمی کے سبب انہوں نے اپنے جسم میں خون چڑھوایا تھا۔ اسی سے خون میں ایڈز کے جراثیم آگئے اور خون میں مل گئے۔ 5 ہزار امریکی خاندان کے افراد جو بالکل بے گناہ ہیں اس مرض کا شکار ایسے ہی حادثے کی وجہ سے ہو گئے ہیں۔

سائنس دان کہتے ہیں کہ جب تک پورا معاشرہ برائیوں غیر فطری کاموں اور جنسی لذتوں کے لیے نئی نئی راہیں تلاش کرنے کے جنون سے توبہ نہیں کرتا اس وقت تک موت یقینی بنی رہے گی۔ کیونکہ بدکاروں کے ساتھ نیکوکار بھی اللہ کے عذاب میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔ معاشرہ کو پاک و صاف رکھنے کے لیے صرف نیک عمل ہی کی نہیں برائیوں سے روکنے کی ضرورت ہے۔ امریکہ اور یورپ والے اب یہ سب اپنی زبان سے کہہ رہے ہیں جبکہ ۱۴۰۰ سال پہلے قرآن نے کہہ رکھا ہے کہ ہر آدمی کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا چاہیے یعنی نیکی کی دعوت اور برائی کی روک تھام کرنا چاہیے۔ کیا ہندوستان کے لوطی، زانی، حرام خور، جرائم کار، اس لرزہ خیز بیماری کے آنے کے بعد اور ان کے کاموں کا انجام معلوم کرنے کے بعد بھی توبہ نہیں کریں گے۔ برطانیہ کی پارلیمنٹ نے دو سال قبل بڑی ڈھٹائی اور ترقی پسندانہ حمق کے تحت ایک قانون منظور کیا تھا کہ مرد مردوں کے جنسی پیاس بجھا سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اب پارلیمنٹ کے افراد کیا کہتے ہیں؟

بشکریہ
ہفت روزہ نشیمن بنگلور

> نماز اچھی روزہ اچھا حج ہے، زکوٰۃ اچھی
> مگر میں باوجود ان کے مسلماں ہو نہیں سکتا
> نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ مدینہ کی حرمت پر
> خدا شاہد ہے۔ کامل مرا ایماں ہو نہیں سکتا

ناموں کی کثرت بھی شہر کی عظمت کی گواہی دیتی ہے

ایڈز کیا ہے؟

بیماری یا خدا کا قہر

چند دن قبل اخبارات میں ایک چھوٹی سی خبر آئی تھی کہ بنگلہ دیش نے یورپی ممالک سے طوفان سے متاثرہ افراد کے لئے روانہ کئے گئے کپڑوں کے تمام "بنڈل" جہازوں سے اتارے بغیر ہی واپس کر دیئے کیونکہ اس میں بھی AIDS نامی غلیظ اور جان لیوا بیماری کے جراثیم ہیں اس سے پہلے امریکی اور یورپی سائنس دانوں نے تیسری دنیا کے تمام ممالک کو خبردار کیا تھا کہ مغرب میں AIDS (ایڈز) نامی بیماری پھیل گئی ہے۔ جو نوجوانوں، لڑکیوں اور دوسرے لوگوں کے خون میں موجود ہے۔ اگر یہ لوگ وہاں سیاحت کے لئے آئیں۔ اور ہوٹلوں میں رہیں اور کال گرلس یا دوسری عصمت فروش عورتوں کے ساتھ رہیں تو یہ بیماری انہیں لگ سکتی ہے۔ اور ان فاحشہ عورتوں کے ذریعے دوسروں کو لگ سکتی ہے بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ آج کل ہندوستان، پاکستان، سری لنکا اور دوسرے ایشیائی ممالک میں ننگی فلموں کے کیسٹوں کی بھرمار کیوں ہو گئی ہے۔ اور ہزاروں روپے میں بکنے والی یہ فلمیں کوڑیوں کے مول کیوں بک رہی ہیں اس لئے کہ مغرب والے انہیں گندے انڈوں کی طرح پھینک رہے ہیں۔ جو فلمیں دیکھنے سے توبہ کر رہے ہیں۔ کلبوں میں آنا جانا بند کر چکے ہیں۔ فاحشہ عصمت فروش اور تین نمبر کی عورتوں کے پاس آنا جانا بند کر چکے ہیں۔ جسمانی دھندہ کرنے والی عورتیں بھوکی مر رہی ہیں۔ لواطت (اغلام بازی) عورتوں کی ہم جنسی وغیرہ بند ہوتی جا رہی ہیں۔ گرجا گھروں میں دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ برائیوں سے غیر فطری طریقوں کے ذریعے شہوانی لذت حاصل کرنے سے توبہ کی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر لوگوں کو اس بیماری کی تباہیوں سے آگاہ کر رہے ہیں۔ اور بتا رہے ہیں کہ اگر گھر کے کسی ایک فرد کو بھی یہ بیماری لگ گئی تو پورا گھر موت کے گھاٹ اتر جائے گا غرض اس وقت حال یہ ہے کہ پورا امریکہ AIDS کے خوف سے کانپ رہا ہے۔ یورپ کی مہذب اور متمدن دنیا لرزہ براندام ہے۔ اور سارے کے سارے کہہ رہے ہیں کہ یہ بیماری برائیوں، بداعمالیوں اور بدفعلیوں کا پھل ہے۔ اور AIDS بیماری نہیں خدا کا قہر ہے۔ واشنگٹن میں صدر امریکہ کے ایک مشیر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مردوں کے ساتھ مردوں کا جنسی ضرورت پوری کرنا غیر فطری عمل تھا۔ لیکن ہم نے برطانیہ کی طرح اس کو گوارا کیا۔ یہ اللہ کے حکم کی کھلی خلاف ورزی ہی نہیں بلکہ فطرت کے ساتھ ایک طرح کا اعلان جنگ تھا۔ اس کا نتیجہ ہماری ہی ہلاکت۔ پریشانی اور مصیبت کی صورت میں نکلا۔ برائی کا انجام سوائے برائی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہم نے فطرت کو للکارا۔ فطرت نے ہم کو پچھاڑ دیا۔ چنانچہ امریکہ کے بڑے بڑے ہسپتال اس بیماری کے مریضوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور زیادہ تر مریض 18 سے 28 سال کے ہیں اور اپنے کیے پر رو رہے ہیں۔ موت ان کی آنکھوں کے سامنے ناچ رہی ہے۔ ملک الموت کا سایہ ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ ڈاکٹر اور سائنس دان اپنی مجبوری اور بے بسی کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ اس بیماری کا علاج ہمارے پاس نہیں ہے۔ اور اس کی روک تھام بھی ہم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ بیماری خون کے اندر ہے۔ اور پورے جسم میں ہے۔ مگر ڈاکٹر ایک بہت بڑا کام یہ کر رہے ہیں کہ مریضوں سے ان کی کہانی ریکارڈ کر کے پورے ملک میں پھیلا رہے ہیں کہ انہیں یہ مرض کیسے لگا۔ کہاں لگا۔ اور ان کی حالت کیا ہوئی۔ وہ کتنے دن سے زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ اور اب ان کا کیا حال ہے۔ لاکھوں کیسٹ صرف عبرت اور خوف کے لئے ملک بھر میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ ان سطور کو پڑھنے کے بعد آپ کے ذہن میں یہ سوال ابھرے گا کہ AIDS آخر کیا بلا ہے۔ اس کا پورا نام اکوائرڈ امیونو ڈیفی شینسی سینڈروم ہے اسے اردو میں اسے جسم کے مدافعتی نظام کی تباہی کی علامت کہا جا سکتا ہے یہ مرض طبعی نہیں یعنی اندر سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ باہر سے جسم میں داخل ہوتا ہے۔

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ جب ایک مرد دوسرے مرد سے

باقی صفحہ ۱۰ پر

یہ مرض کس طرح لگتا ہے اور لاعلاج کیوں ہے؟

حضورؐ کے صحابی

حضرت حذیفہ بن عبداللہ رضؓ

حذیفہ نام، ابوعبداللہ کنیت، صاحب السر لقب قبیلہ غطفان کے خاندان عبس سے ہیں۔ آپ کے والد اپنی قوم کے کسی شخص کو قتل کرکے مدینہ گئے تھے اور یہیں سکونت اختیار کرلی تھی۔ کہتے ہیں کہ اوس و خزرج کا تعلق چونکہ یمن سے تھا، اس لیے ان کی قوم نے ان کا نام یمان رکھ دیا۔

والدین نے اسلام کا زمانہ پایا اور مشرف باسلام ہوئے بھائی بہنوں میں صرف حذیفہ اور صفوان کو یہ سعادت حاصل ہوئی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اقامت گزیں تھے۔ حضرت حذیفہ ہجرت کرکے مکہ پہنچے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت اور نصرت کے متعلق رائے طلب کی تو آپ نے ہجرت کے بجائے نصرت کو ان کے لیے تجویز فرمایا۔

حضرت حذیفہؓ اگرچہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہوسکے تاہم اپنے باپ کے ساتھ غزوہ کے ارادہ سے نکلے تھے لیکن راستہ میں کفار قریش نے روکا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جانے کی اجازت نہیں، بولے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس نہیں بلکہ مدینہ جاتے ہیں چنانچہ ان لوگوں نے اس شرط پر چھوڑا کہ لڑائی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے شریک نہ ہوں۔ انہوں نے خدمت اقدس میں پہنچ کر ساری داستان سنائی، ارشاد ہوا کہ اپنے عہد پر قائم رہو اور مکان واپس جاؤ، باقی فتح و نصرت تو وہ خدا کے ہاتھ ہے۔ ہم اس سے طلب بھی کریں گے۔

غزوہ اُحد میں شریک ہوئے، والد بھی موجود تھے، غزوہ خندق میں نمایاں حصہ لیا، قریش مکہ جس ساز و سامان سے اٹھے تھے اس کا یہ اثر تھا کہ مدینہ منورہ کی بنیادیں ہل گئیں۔ مدینہ کے چاروں طرف کوسوں تک آدمیوں کا ٹڈی دل پھیلا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری میں دعا کی اور مدینہ کی حفاظت کے لیے خندق کھدوائی۔ ایک رات عجیب واقعہ پیش آیا، جو مسلمانوں کے حق میں تائید غیبی سے کم نہ تھا۔ قریش کا لشکر جنگل میں خیمہ زن تھا کہ یکایک نہایت تیز و تند ہوا چلی جس سے خیموں کی طنابیں اکھڑ گئیں، ہانڈیاں اُلٹ گئیں اور سردی نہایت تیزی سے چمک اٹھی ابوسفیان نے کہا اب خیر نہیں یہاں سے فوراً کوچ کرنا چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کی بڑی فکر تھی۔ ارشاد ہوا "کوئی جاکر مشرکین کی خبر لائے تو اس کو قیامت میں اپنی معیت کی بشارت سناتا ہوں" سردی اور ہوا کی شدت، کوئی حامی نہ بھرتا تھا۔ آپ نے تین مرتبہ یہی جملہ دھرایا لیکن کسی طرف سے جواب میں کوئی صدا نہ اٹھی۔ چوتھی بار آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حذیفہ کا نام لیا کہ تم جاکر خبر لاؤ، چونکہ نام لے کر پکارا تھا اس لیے تعمیل ارشاد میں اب کیا چارہ تھا۔ اپنی جگہ سے اٹھ کر خدمت اقدس میں آئے، ارشاد ہوا، دیکھو "مشرکین کو میری طرف سے خوف نہ دلانا" یعنی موقع پاکر کسی پر حملہ نہ کردینا۔

حضرت حذیفہ بہت تیز چلے، مشرکین کے پڑاؤ پر پہنچے تو دیکھا کہ ابوسفیان بیٹھا سینک رہا ہے چاہا کہ تیر و کمان سے اس کا خاتمہ کردیں، لیکن پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یاد آیا اور اپنے ارادے سے باز آگئے۔ واپس ہوئے تو دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب تک نماز میں مصروف ہیں۔ نماز سے فارغ ہوئے تو خبر سنی، اس کے بعد آپؐ نے حضرت حذیفہؓ کو کمبل اڑھایا اور وہ یہیں شب باش ہوئے۔ صبح ہوئی تو فرمایا، قم یا نومان، اے سونے والے اب اُٹھ۔

عہد نبوت کے بعد حضرت حذیفہؓ نے عراق کی سکونت اختیار کی اور کوفہ، نصیبین اور مدائن میں اقامت گزیں ہوئے۔ نصیبین میں الجزیرہ کا ایک شہر تھا، شادی بھی کی۔ ۲۱ھ ہجری میں نہاوند پر فوج کشی کی تیاریاں شروع ہوئیں، اس وقت حضرت حذیفہؓ کوفہ میں مقیم تھے۔ حضرت عمرؓ کا خط ملا کہ کوفہ کی فوج لے کر نکلو اور نعمانؓ ابن مقرن کے لشکر سے مل جاؤ۔ حضرت نعمانؓ نے نہاوند کے قریب پڑاؤ ڈالا اور فوج کی ترتیب قائم کی۔ حذیفہؓ کو میمنہ سپرد کیا۔ لڑائی شروع ہوئی اور سخت کشت و خون کے بعد مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی، اسی میں حضرت نعمانؓ نے شہادت حاصل کی۔ حضرت عمرؓ نے سائب ابن اقرع سے فرمایا تھا کہ نعمان قتل ہوں تو حذیفہؓ امیر ہوں گے نعمان نے بھی وفات سے قبل ان کی امارت کی وصیت کی تھی چنانچہ ان کی شہادت کے بعد جب لوگوں کو امیر کی تلاش ہوئی تو معقل نے حذیفہؓ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ تمہارے امیر یہ ہیں۔ چنانچہ تمام لشکر نے حضرت حذیفہؓ سے امارت پر بیعت کی۔ اور وہ فوج لے کر نہاوند کی طرف بڑھے۔

نہاوند میں ایک آتش کدہ تھا، اس کا مالک خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ مجھے امان ملے تو ایک متاع بے بہا کا پتہ دوں، حضرت حذیفہؓ نے امان دی، اور اس نے کسریٰ کے نہایت بیش بہا جواہرات لاکر پیش کئے۔ حضرت حذیفہؓ نے مال غنیمت تقسیم کرکے پانچواں حصہ مع جواہرات حضرت عمرؓ کی خدمت میں بھیج دیے۔ حضرت عمرؓ جواہرات دیکھ کر غصہ ہوئے اور ابن ملیکہ سے فرمایا، فوراً واپس لے جاؤ، اور حذیفہؓ سے کہو کہ ان کو بیچ کر فوج میں تقسیم کردیں۔ حضرت حذیفہؓ اس وقت ماہ عرز (نہاوند) میں مقیم تھے۔ انہوں نے ۴ کروڑ درہم پر جواہرات فروخت کئے۔

اس موقع پر حضرت حذیفہؓ نے اہل شہر کے نام جو فرمان جاری کیا وہ یہ ہے۔

حذیفہ بن یمان نے اہل ماہ کو ان کے جان مال اور جائداد کے متعلق امان دی کہ اُن کے مذہب سے بالکل تعرض نہ ہوگا اور نہ مذہب بدلنے پر مجبور کئے جائیں گے اور ان میں ہر بالغ شخص جب تک سالانہ جزیہ ادا کریگا مسافروں کو راستہ بتلائے گا، راستوں کو درست رکھے گا۔

باقی صفحہ ۱۴ پر

اولاد

اللہ تعالیٰ کا بہترین عطیہ ہے

اور اس کی صحیح تربیت نہ کرنا ناشکری ہے!

اولاد قدرت کا بہترین عطیہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کا نظم چلانے کے لئے جو اصول بنائے ہیں ان کا یہ ایک حصہ ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت پر توجہ دینا اور انہیں اسلامی اخلاق و عادات سے مزین کرنا ہی خدا کی اس نعمت کا شکریہ ہے۔

بچوں کی تربیت والدین پر لازم ہے۔ انہیں ملک و قوم کے لئے بہترین افراد بنانا انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کرنا، ماں باپ دونوں کی ذمے داری ہے۔

سب سے پہلی ذمے داری یہ ہے کہ بچے کے ذہن میں ایمان کو راسخ کیا جائے۔ اللہ، رسول، کتاب اللہ اور آخرت کا واضح تصور انہیں دیا جائے تاکہ وہ بڑے ہو کر خدا اور رسولؐ سے نابلد نہ ہوں۔ بغاوت اور سرکشی پر آمادہ نہ ہوں۔ مذہب کا مذاق نہ اڑائیں ان کے سامنے انبیاء کرام کی سیرت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے کردار کو پیش کیا جائے۔ اسلامی عقاید کی پختگی کے لئے تلاوت قرآن اور نماز کی پابندی کرائی جائے۔ خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بچہ ۷ برس کا ہو جائے تو اسے نماز کا پابند بناؤ اور جب دس سال کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر اسے سرزنش کرو۔ اس کا بستر الگ کر دو۔

اولاد کی سمجھ بوجھ کے مطابق وقتاً فوقتاً اسے نصیحت کرنا چاہیئے اور مختلف مواقع پر جب ضرورت اس کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ اولاد کی دیکھ بھال کسان کے کھیت کی دیکھ بھال سے زیادہ اہم ہے۔ بچے کے لئے صرف ہدایات ہی کافی نہیں بلکہ اس کی نگرانی بھی کرتے رہنا چاہیئے۔ اس کے بُرے دوستوں سے اسے خاص طور سے دُور رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ دوستوں کی صحبت کا اس کے ذہن پر بہت اثر پڑتا ہے اچھی صحبت انسان کو اچھا بناتی ہے اور بُری صحبت انسان کو تباہ کرکے رکھ دیتی ہے۔

ایک حدیث میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی اچھی مثال کے ذریعہ اس کی وضاحت کی کہ اچھی صحبت کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص عطر فروش کے ساتھ بیٹھے یا تو وہ اسے عطر تحفہ میں دے گا اور نہ بھی دے تب بھی خوشبو میسر ہوگی اور بُرے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی لوہار سے دوستی کرلے کہ اگر اس کے پاس بیٹھے گا تو یا تو چنگاری اُڑ کر اس کے کپڑے جلائے گی یا پھر دھوئیں سے دم گھٹے گا۔

بچوں کو یوں ہی چھوڑ دینا کہ وہ جس کے ساتھ چاہیں گھومیں پھریں یا جہاں چاہیں جائیں اور ان پر کوئی روک ٹوک نہ ہو ان کے لئے نہایت خطرناک ہے اور اس سے وہ بگڑ سکتے ہیں۔ اگر وہ غلط راہ پر چل نکلے تو پھر واپس آنا مشکل ہے۔ اس لئے نگرانی اور تعلیم و تربیت بہت ضروری ہے۔

ان کے لئے نظام الاوقات مقرر کرنا بھی ضروری ہے تاکہ وقت کی قدر کر سکیں۔ فضول وقت ضائع کرنا اور بے کار کاموں میں وقت صرف کرنے کی عادت زیادہ تر وہ بڑوں سے سیکھتے ہیں۔ اس لئے بڑوں کو بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ بچوں کے لئے نظام الاوقات مقرر کرنا چاہیئے تاکہ انہیں وقت کی اہمیت کا احساس ہو اس طرح کی تربیت سے ہر کام وقت پر کرنے کی عادت ہوگی۔ نگرانی کرنے کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ہر وقت ان پر ڈنڈا لئے سوار رہیں۔ بلکہ نرمی و شفقت سے انھیں بُرائی سے بھلائی کی طرف پھیرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اپنی مرضی کو ان پر ٹھونسنے کی بجائے انھیں اچھی اچھی کتابیں اور رسالے دیئے جائیں۔ اور اچھی محفلوں میں انھیں اپنے ساتھ لے جانا چاہیئے۔ اس سے ان کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوگی۔

بہت سی باتیں اکثر بچے بڑوں سے ہی سیکھتے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ بڑوں کو اس کا قابل تقلید نمونہ بننا چاہیئے یہ فطری بات ہے کہ جہاں وہ ہماری اچھی باتیں سیکھتے ہیں وہیں وہ ہماری بُری باتوں اور عادتوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ ہمارا ہر عمل ان کے ذہن پر نقش ہو جاتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اُن کے ذہن پر اچھی تصویر منقش کرتے رہیں۔ کیونکہ سننے سے زیادہ وہ عملی تصویر قبول کرتے ہیں۔

ایسے ملکوں میں جہاں روزمرہ کی زندگی مشینی طرز پر گزر رہی ہو اور ملازمت اور مصروفیات سے لوگ بوجھل ہوں وہاں بچوں کو وقت دینا، اور ان کے معاملات میں دلچسپی لینا اور بھی زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ اگر ان کے معصوم ذہن میں آپ کی بے توجہی بیٹھ گئی تو پھر وہ احساس کمتری کا شکار ہو جائیں گے جس کے نتیجے میں انکے اندر جرائم پنپ سکتے ہیں یا، وہ غلط راستہ اختیار کر سکتے ہیں۔ ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ مرنے کے بعد انسان کو جن اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ ان میں صالح اولاد بھی ہے کہ وہ والدین کے مرنے کے بعد ان کے حق میں دعائے مغفرت کرتی ہے۔ ظاہر ہے صالح اولاد زمین سے نہیں اُگتی، ماں باپ کی صحیح تعلیم و تربیت ہی انھیں صالح بناتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک بوڑھے

شخص نے اپنے بیٹے کی کوتاہی کی شکایت کی۔ عدالت میں بیٹے کو حاضر کیا گیا۔ باپ کی شکایت یہ تھی کہ بیٹا اس کی فکر نہیں کرتا، خدمت نہیں کرتا۔ کما کر کھلاتا پلاتا نہیں۔ ان شکایات کو سننے کے بعد بیٹے نے امیر المومنین سے پوچھا: اے امیر المومنین آپ یہ بھی بتائیے کہ بیٹے کا حق ماں باپ پر کتنا ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین حق ہیں:

(۱) اچھا نام رکھے۔ (۲) صحیح تعلیم و تربیت کرے۔ (۳) بالغ ہونے پر شادی کر دے۔ یہ سن کر بیٹے نے کہا: گستاخی معاف۔ میرے والد نے ان میں سے کوئی حق ادا نہیں کیا۔ میرا نام اتنا بُرا ہے کہ اتنا بُرا کوئی نام نہ ہوگا۔ انھوں نے میری تعلیم و تربیت پر بھی کوئی توجہ نہ دی۔ میں محلے کے بچوں کے ساتھ آوارہ پھرتا رہا۔ انھوں نے کوئی توجہ نہیں دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میری عادتیں خراب ہو گئیں۔ اور تیسرا فرض بھی انھوں نے ادا نہیں کیا۔

صالح اولاد زمین سے نہیں اُگتی، ماں باپ کی صحیح تربیت ہی اولاد کو صالح بناتی ہے!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کی یہ باتیں سن کر بوڑھے سے کہا: جب تم نے ان کا حق ادا نہ کیا تو اس سے اپنا حق ادا نہ کیا تو پھر اس سے اپنا حق لینے کے لئے تمہارے پاس کا کیا جواز ہے۔ چنانچہ مقدمہ خارج کر دیا گیا۔

دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَیْرَ الدُّعَاءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ ، وَخَیْرَ الثَّوَابِ . وَثَبِّتْنِیْ وَ ثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ ، وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَ اغْفِرْ خَطِیْئَاتِیْ وَ اَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ . اٰمِیْن .

اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں عمدہ سوال اور بہترین دُعا کا بہترین کامیابی اور اچھے اجر کا۔ مجھے ثابت قدم رکھ، میری بھلائیوں کے پلڑے کو بھاری فرما، میرے ایمان کو مضبوط اور درجات کو بلند فرما، میری نمازوں کو قبول اور میری خطاؤں کو معاف فرما اور جنت میں بلند و بالا مقامات کا طلب گار ہوں۔ آمین

ہم آئے دن دیکھتے ہیں کہ بچے بگڑتے جا رہے ہیں۔ مگر سوائے افسوس کرنے کے عملی قدم نہیں اُٹھایا جاتا آخر اس برائی کا ذمہ دار کون ہے

بقیہ: ۔ حضرت حذیفہؓ

اسلامی لشکر کی جو یہاں ٹھہرے گا ایک شب روز ضیافت کرے گا اور سلطنت کا خیر خواہ رہے گا، ان صورتوں میں ان کی جان و مال اور زمین محفوظ رہے گی اور اگر انہوں نے اس عہد میں خیانت کی اور ان کی روش میں تغیر واقع ہوا تو پھر مسلمان بری الذمہ ہیں۔

یہ عہد نامہ سنہ ۱۹ھ میں لکھا گیا اور اس پر قعقاع تیم ابن مقرن، سوید ابن مقرن کی گواہی ثبت کی گئی۔ آج مہذب ممالک میں اپنے دشمنوں کے ساتھ جو عہد نامے کئے جاتے ہیں، ان کا اس عہد نامہ سے مقابلہ کر لیجئے۔

حضرت حذیفہؓ علماء کبار میں تھے۔ فقہ و حدیث کے علاوہ اسلام پر قیامت تک جو انقلابات ہونے والے تھے ان کے بہت بڑے عالم تھے۔ منافقین اسلام کے متعلق جو واقفیت تھی اس کے لحاظ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز تسلیم کئے جاتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ۴۰ روز بعد وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

بقیہ: ۔ دبئی میں درس قرآن

براہ راست حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر حملہ آور اور آپ ﷺ کے مقابلے پر اتر آیا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ میں خود آخری نبی اور محمد رسول اللہ ہوں (العیاذ باللہ) آپ نے زور دے کر کہا کہ ختم نبوت کے مسئلے میں پوری امت مسلمہ کو غیرت و حمیت کا ثبوت دینا چاہیے۔ آپ نے ڈاکٹر عبد السلام قادیانی کے اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کے سربراہ بنائے جانے پر سخت احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ یہ کیسی اسلامی سائنسی فاؤنڈیشن ہے جس کا سربراہ ایک غیر مسلم کافر زندیق قادیانی ہے۔

آخر میں یہ اجلاس شیخ محمد صالح الرئیس کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ رات بارہ بجے سماحۃ الشیخ عبد الجبار محمد الماجد ڈائریکٹر وزارت شئون الاسلامیہ والاوقاف دبئی سے خصوصی ملاقات کی گئی۔ ملاقات کے فوراً بعد یہ وفد ابوظبی روانہ ہو گیا۔

مولانا منظور احمد الحسینی

دورہ متحدہ عرب امارات کی رپورٹ

دبئی میں درس قرآن کی اختتامی تقریب سعید میں شرکت

قسط ۲

متحدہ عرب امارات کی ریاستوں میں ایک بڑی ریاست دبئی ہے۔ یہاں بھی علماء کافی تعداد میں ہیں۔ لیکن ان میں سرفہرست اور سب کے روح رواں حضرت مولانا محمد اسحاق خان المدنی کشمیری مدظلہٗ ہیں۔ آپ یہاں ۸ سال سے مقیم ہیں آپ کا تعلق آزاد کشمیر ضلع پونچھ کے مشہور خطہ منگ سے ہے۔ آپ نے ۱۹۶۵ء میں جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے دورہ حدیث کی تکمیل کی اور وفاق المدارس کے امتحان میں نمایاں حیثیت سے کامیابی حاصل کی۔ ۱۹۶۶ء میں جامعہ خیر المدارس ملتان سے تخصص کیا۔ پھر ۱۹۷۱ء تک دارالعلوم پلندری میں نونہالان اسلام کی علمی پیاس بجھاتے رہے۔ ۱۹۷۲ء میں اسلامی یونیورسٹی مدینہ میں داخلہ لیا اور وہاں سے امتیازی حیثیت میں سند فراغت پائی اور ایک ہزار سعودی ریال نقد انعام حاصل کیا۔ ارض حرمین شریفین میں آپ نے اپنے چار سالہ قیام کے دوران مدینۃ الرسولؐ میں روضۂ اطہر کے سایے میں قرآن پاک کا اردو ترجمہ و تفسیر بیان کرنے کی سعادت بھی حاصل کی

آج کل سعودی عرب کی طرف سے متحدہ عرب امارات میں قائم کیے گئے، اسلامک مشن کے رکن کے طور پر مرکز دعوت وارشاد دبئی کے زیر اہتمام تبلیغی خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔

آپ دبئی میں روزانہ مغرب وعشاء اور فجر کے بعد کئی مساجد میں قرآن پاک و تفسیر و تشریح کا سلسلہ شروع کیے ہوتے ہیں۔ مولانا موصوف کی تفسیر قرآن کا یہ سلسلہ جو اردو زبان میں ہوتا ہے اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے امارات بھر میں ایک منفرد دینی وعلمی خدمات کے طور پر مشہور و معروف ہے۔ ۶ سال قبل جامع مسجد الغدیر دیرہ دبئی (نزد پرانی بکرا منڈی) قرآن پاک کی تفسیر کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۵ء کو تکمیل کو پہنچا۔ اس درس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو ۵۰۰ کیسٹوں میں ریکارڈ کیا گیا ہے۔ تمام ممالک میں اس کو بھیجا جا رہا ہے۔ پوری دنیا میں اس کی مانگ ہے۔ اس سلسلہ میں بعد نماز عشاء اسی جامع میں ایک تقریب سعیدہ رکھی گئی تھی جس میں پورے امارات سے کافی تعداد میں علماء کرام اور مسلمانوں نے شرکت کی۔ کیونکہ وفد ختم نبوت بھی ان دنوں متحدہ عرب امارات کے دورے پر تھا۔ لہٰذا اس کو بھی خصوصی دعوت دی گئی جناب بندہ ہمراہ برگزیدہ وفد مولانا خلیل احمد ہزاروی کے ہمراہ ابوظبی سے دبئی روانہ ہوا۔ عشاء کی نماز جامع مسجد الغدیر میں پڑھی گئی نماز کے فوراً بعد پروگرام شروع ہو گیا۔ اس مبارک تقریب وفد ختم نبوت کے علاوہ امارات کی تمام ریاستوں سے آئے ہوئے کافی تعداد میں علماء کرام شیوخ اور مسلمانوں نے شرکت کی۔ اس مجمع میں ڈیڑھ سو حضرات وہ تھے جنہوں نے روزانہ درس قرآن کے انوار سے جھولیاں بھری تھیں۔ سب سے پہلے حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب نے تقریباً پون گھنٹہ آخری سورۃ فلق اور والناس کی تفسیر و تشریح بیان کی پھر درس کے شرکاء میں سے ایک نے عربی اور دوسرے رفیق نے اردو میں مولانا محمد اسحاق خان صاحب کو سپاسنامہ پیش کیا۔

پھر شیخ احمد سلامہ برکہ مصری نمائندہ دعوت و ارشاد دبئی نے عربی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام پریشانیوں کا حل قرآن مجید میں ہے۔ اصل چیز قرآن پر عمل ہے اگر عمل نہیں تو ہم مردہ ہیں، چاہے بڑی بڑی عمارتیں بنائیں قیمتی کاروں میں دوڑیں اچھی غذائیں کھائیں۔ درس قرآن کی مجالس اس لیے منعقد کی جاتی ہیں کہ ہم قرآن مجید کو سمجھ کر عمل کرنے والے بن جائیں۔ آپ کے بیان کے بعد مولانا خلیل احمد ہزاروی نے عربی میں خطاب کیا اور وفد مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف کراتے ہوئے مجلس کی تاریخ پر مفصل روشنی ڈالی۔

آپ کے بعد مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید کی آخری سورۃ میں "الوسواس الخناس" کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس زمرے میں مرزا قادیانی اور اس کی امت بھی آتی ہے۔ آپ نے کہا کہ مرزا قادیانی

مجلس تحفظ ختم نبوت العالمی کا تعارف اور خدمات

مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

قادیانیت درحقیقت عالم اسلام کے لیے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کرکے کفر و ارتداد کا راستہ اختیار کیا، اور قادیانی امت کی بنیاد ڈالی، جس کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔

اسلام سے غداری اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مسلمہ کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر ایک ہندی مرکز (قادیان) پر جمع کرنا۔ اسلام دشمن طاقتوں کے لیے جاسوسی کرنا۔

اہل اسلام کے درمیان افتراق و انتشار پیدا کرنا۔

مسئلہ جہاد جو کہ اسلام کی روح ہے اس کو منسوخ کرنا۔

چنانچہ آج قادیانیت امت مسلمہ کے لیے ایک زبردست چیلنج بن چکی ہے۔ اسرائیل میں ان کے مراکز قائم ہیں، اور بہت سے قادیانی اسرائیلی فوج میں شامل ہیں۔ قادیانی جس ملک میں بھی ہیں وہ اسلام دشمن اور استعماری طاقتوں کے ایجنٹ ہیں، اور اسلامی ممالک کے خلاف سازشیں کرنا ان کا اہم ترین ہدف ہے۔

پاک و ہند کے علمائے حق، جو قادیانیت کے ما لہٗ وما علیہ سے پورے واقف ہیں ہمیشہ سے قادیانیت کی تردید میں سرگرم رہے۔ ۱۹۵۲ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قادیانیت کے رد و تعاقب کے لیے "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے نام سے ایک مستقل غیر سیاسی تنظیم کی بنیاد ڈالی جس کا مرکزی دفتر ملتان پاکستان میں ہے۔ اور جس کے چالیس سے زیادہ دفاتر پاکستان اور دیگر ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ اور قادیانیت کے ماہر تربیت یافتہ مبلغین کی ایک بڑی جماعت ان مراکز میں متعین ہے۔ اس تنظیم کے تحت نو دینی مدارس اور دس مساجد قائم ہیں۔ جن کے جملہ مصارف جماعت کے ذمہ ہیں یہ دینی مدارس و مساجد ایسے مقامات پر قائم کئے گئے ہیں جہاں قادیانیوں کا نسبتاً زور کچھ زیادہ ہے۔

مجلس کی خدمات

قیام پاکستان کے بعد بھی سرکاری سطح پر قادیانیوں کو مسلمان تصور کیا جاتا تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت عالمی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے کے لئے ۱۹۵۳ء میں ایک عظیم الشان تحریک چلائی۔ جس میں یہ بنیادی تین مطالبات پیش کئے گئے۔

(۱) قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

(۲) ظفر اللہ خان قادیانی کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے۔

(۳) تمام کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

لیکن اس وقت کے قادیانی وزیر خارجہ ظفر اللہ خان فرنگ کے اشاروں پر اس وقت کی حکومت نے اس مقدس تحریک کو کچلنے کا فیصلہ کیا اور دس ہزار مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔

مئی ۱۹۷۴ء میں عالم اسلام کی عظیم شخصیت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں دوسری مرتبہ تحریک چلی جس کے نتیجہ میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا آئینی و دستوری فیصلہ دیا۔

۱۹۸۳ء میں قادیانیوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کر لیا جس کی وجہ سے مجلس تحفظ ختم نبوت عالمی کے موجودہ امیر حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کی قیادت میں تیسری مرتبہ تحریک چلی۔ یہ تحریک مسلسل ایک سال جاری رہی۔ بالآخر صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک آرڈی نینس جاری کیا۔ جس کے ذریعے قادیانیوں کو مسلمان کہلانے، اذان دینے اپنی عبادت گاہوں کو "مسجد" کہنے، اور اسلامی شعائر کے استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔ نیز ان کی تبلیغی و ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی۔

ربوہ میں

"ربوہ" پاکستان میں قادیانیوں کا مرکز ہے۔ یہ شہر قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے بسایا۔ ۱۹۷۴ء تک یہ شہر ایک قادیانی اسٹیٹ کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہاں صرف قادیانیوں کی حکومت تھی اور حکومت پاکستان کا قانون یہاں معطل ہو کر رہ جاتا تھا۔ کسی مسلمان کو بلا اجازت

مجلس تحفظ ختم نبوت عالمی نے قادیانیوں
کو غیر مسلم قرار دلوانے کے لئے
۱۹۵۳ء میں ایک عظیم الشان تحریک چلائی

اس شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ ۵۳ء کی تحریک کے نتیجہ میں اسے کھلا شہر قرار دیا گیا۔ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے یہاں دو مراکز اور مسجد یں قائم ہیں جن کی برکت سے کئی قادیانی خاندانوں نے قبول اسلام کا شرف حاصل کیا۔

لٹریچر کی اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے رد قادیانیت کے موضوع پر عربی، اردو، انگریزی میں دو سو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں اور پمفلٹ شائع کیے ہیں، جن میں بعض کی اشاعت لاکھوں سے متجاوز ہے۔ اور یہ تمام لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان کتابوں کے علاوہ مجلس کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ اخبار جاری ہیں "ہفت روزہ ختم نبوت کراچی" اور ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد یہ اخبار بھی ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔

لائبریری

قادیانیت کی تردید کے لیے سب سے اہم ضرورت قادیانی کتابوں کا حصول ہے۔ جن سے قادیانیوں کے اصل عقائد و عزائم معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اور مناظروں اور مباحثوں میں جن کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ لیکن قادیانی کتابوں کا حصول اس لیے مشکل ہے کہ اب اکثر قادیانی کتابیں نایاب ہیں۔ مجلس کے مرکزی دفتر میں ایک عظیم الشان لائبریری ہے جس میں اسلامی کتابوں کے علاوہ، قادیانیوں کی کتابوں، رسالوں اور اخباروں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ محفوظ ہے۔

دار المبلغین

مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں ایک دار المبلغین قائم ہے، جس میں ذہین اور مستعد نوجوان علماء کو رد قادیانیت کے موضوع پر مکمل تربیت دی جاتی ہے۔ اور قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کرایا جاتا ہے، اس شعبہ میں داخلہ لینے والے نوجوان علماء کو معقول وظائف دیئے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں مختلف دینی مدارس میں رد قادیانیت پر کورس ہوتے ہیں جن میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ کے سربراہ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر طلبہ کو قادیانیت پر درس دیتے ہیں۔

مقدمات کی پیروی

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان بعض اوقات تنازعات و مقدمات کی نوبت آتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مظلوم مسلمانوں کی طرف سے اس قسم کے مقدمات کی پیروی کرتی ہے اور ان کے مصارف برداشت کرتی ہے اس نوعیت کے متعدد مقدمے اب بھی پاکستانی عدالتوں میں چل رہے ہیں۔

جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کی طرف سے وہاں کے مسلمانوں کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا، اس سلسلہ میں دو مرتبہ مجلس نے اپنے نمائندہ وفد بھیجے۔

بیرونی ممالک میں

عالمی سطح پر امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لیے "مجلس تحفظ ختم نبوت" وقتاً فوقتاً اپنے وفود بھیجتی ہے۔ سب سے پہلے مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر نے جزائر فیجی، جرمنی، برطانیہ اور بھارت کے دورے کیے۔ برطانیہ کے دورے میں مولانا مرحوم کو عظیم کامیابی ہوئی اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ووکنگ شہر (لندن) میں شاہجہان مسجد، جو ملکہ بھوپال نے تعمیر کی تھی، ۱۹۱۰ء میں قادیانیوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ ۴۷ سال کے بعد مولانا لال حسین اختر مرحوم نے اسے قادیانیوں کے قبضہ سے واگذار کرایا۔ الحمدللہ اب تک یہ مسجد مسلمانوں کی تحویل میں ہے۔

مجلس کے وفود اب تک انڈونیشیا، بنگلہ دیش، برما، سنگاپور، تھائی لینڈ، اور یورپ و افریقہ کے بیشتر ممالک کا دورہ کر چکے ہیں۔ بنگلہ دیش، اسپین، ماریشش اور بڈر سفیلڈ (برطانیہ) میں مجلس کے مستقل دفاتر کام کر رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے رد قادیانیت کے موضوع پر عربی، اردو انگریزی میں دو سو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں اور پمفلٹ شائع کئے

قادیانیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی مالی امانت

جو حضرات قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرتے ہیں، مجلس ان کو خود کفیل بنانے کے لیے ان کی ہر ممکن مالی امانت کرتی ہے۔ نیز بہت سے مسلمان جو قادیانیوں نے شہید یا اغوا کر لیے ہیں۔ مجلس ان کے اہل و عیال کے مصارف بھی برداشت کرتی ہے۔

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس لندن

قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے پاکستان سے بھاگ کر لندن میں پناہ لی اور وہاں ۲۰۵ ایکڑ زمین خرید کر ایک قادیانی کالونی آباد کی۔ جس کا نام نعوذ باللہ "اسلام آباد" رکھا۔ یہ نیا قادیانی مرکز پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے اور ناواقف مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لیے بنایا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے جمعیۃ علماء برطانیہ کے تعاون سے ویمبلے ہال لندن میں ایک عظیم الشان "عالمی ختم نبوت کانفرنس" منعقد کی جو لندن کی تاریخ میں مسلمانوں کی منفرد اور ممتاز کانفرنس تھی۔

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کے دوران یہ فیصلہ کیا گیا کہ لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک عظیم الشان دفتر قائم کیا جائے۔ جو پوری دنیا میں قادیانی سازشوں کا پردہ چاک کرے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو قادیانی فتنہ سے آگاہ کرے۔ جس کے لیے تقریباً دس لاکھ پونڈ کے مصارف کا اندازہ ہے۔

الحمدللہ اس عظیم دفتر کے قیام کے سلسلہ میں ابتدائی کوششیں شروع ہیں۔ مستقبل قریب میں انشاء اللہ یہ دفتر اپنا کام شروع کر دے گا۔

آپ کے مسائل کا جواب

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مسلمان کا جھوٹا

س نمبرا: اسلام میں جھوٹے پانی پینے کی کیا حالت ہے اکثر لوگ جھوٹا پانی اور جھوٹا کھانا کھاتے ہیں یہ کیسا فعل ہے۔

ج:۔ مسلمان کا جھوٹا پاک ہے۔

س نمبر۲:۔ کیا آئینہ دیکھنے یا ٹی وی دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

ج:۔ آئینہ دیکھنے سے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ البتہ ٹی وی دیکھنا گناہ ہے اور گناہ کے بعد دوبارہ وضو کر لینا مستحب ہے۔

س نمبر۳:۔ گھروں اور دکانوں میں ناخن کاٹنا رزق کی کمی کا باعث سمجھا جاتا ہے اس لیے لوگ راہ چلتے یا سڑک پر بیٹھ کر ناخن کاٹتے ہیں اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے۔

ج:۔ ناخن کے تراشے یونہی پھینک دینا مکروہ ہے واللہ اعلم۔

غلام حسین حیدرآباد

مسئلہ طلاق

س:۔ آج سے تقریباً آٹھ سال پہلے میاں بیوی میں جھگڑا ہوگیا۔ شوہر نے بیوی سے کہا کہ تو خاموش ہوجا ورنہ طلاق دے دوں گا لیکن وہ بیوی بجائے ناراض ہو کر شور کرنے لگی اور رونے لگی پھر شوہر نے اس سے کہا "جا تجھے طلاق۔ طلاق۔ جا چلی جا"۔ مولانا صاحب اس ضمن میں واضح کریں کہ کیا طلاق ہوگئی اور "طلاق" الفاظ کی ادائیگی دو مرتبہ ہے۔

ج:۔ دو طلاقیں تو طلاق کے لفظ سے ہوگئیں۔ اور تیسری "جا چلی جا" کے لفظ سے ــــ اور اگر "جا چلی جا" سے طلاق کی نیت نہیں تھی تو دوبارہ رجوع کی گنجائش ہے اور اگر عدت ختم ہوگئی ہو اور رجوع نہ کیا ہو تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(جمال الدین شہداد پور)

قادیانیوں سے میل جول رکھنا

س:۔ میرا ایک سگا بھائی جو میرے ایک اور سگے بھائی کے ساتھ مجھ سے الگ اپنے آبائی مکان میں رہتا ہے۔ محلہ کے ایک قادیانی کے گھر والوں سے شادی غمی میں شریک ہوتا ہے۔ میرے منع کرنے کے باوجود وہ اس قادیانی خاندان سے تعلق چھوڑنے پہ آمادہ نہیں ہوتا میں اپنے بھائیوں میں سب سے بڑا ہوں۔ اور الگ کرائے کے مکان میں رہتا ہوں۔ والد صاحب انتقال کر چکے ہیں۔ والدہ اور بہنیں میرے اس بھائی کے ساتھ رہتے ہیں۔

اب میرے سب سے چھوٹے بھائی کی شادی ہونے والی ہے میرا اصرار ہے کہ وہ شادی میں اس قادیانی گھر کو مدعو نہ کریں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔

اب سوال ہے کہ میرے لیے شریعت اور اسلامی احکامات کے رو سے بھائیوں اور والدہ کو چھوڑنا ہوگا یا میں شادی میں شرکت کروں تو بہتر ہوگا۔ اس سلسلہ میں جو بات مناسب ہو، اس سے بلا کرم شریعت کا منشا واضح کریں۔

ج:۔ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں اور ان کو اپنی تقریبات میں شریک کرنا دینی غیرت کے خلاف ہے۔ اگر آپ کے بھائی صاحبان اس قادیانی کو مدعو کریں تو آپ اس تقریب میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ ورنہ آپ بھی قیامت کے دن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

محمد یوسف تھاروشاہ۔

یکبارگی تین طلاق کا مسئلہ

س:۔ آپ نے طلاق کے مسئلہ پر کہا کہ غصہ میں تین دفعہ طلاق دینے سے طلاق ہوجاتی ہے اور دلیل یہ دی ہے کہ غصہ میں قتل کیا جائے تو قتل کرنے والا سزا پاتا ہے۔ حالانکہ یہ دلیل آپ کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں دینی چاہیئے تھی آپ نے کہا کہ کیا کوئی شخص اپنی خوشی سے طلاق دیا کرتا ہے۔ تو جناب عرض ہے کہ قرآن شریف میں ہے کہ ایک ایک مہینے کے وقفہ سے تین طلاقیں دو۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس طریقہ سے آدمی اپنی خوشی سے طلاق دے رہا ہے۔ یا یہ کہ ہر مہینہ کے بعد اس کو غصہ آئے گا اور وہ طلاق دے گا۔ اس طرح دو مہینہ میں اسے

تین دفعہ غصہ آئے گا اور وہ تین دفعہ طلاق کہے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو غصہ کی حالت کے بغیر بھی طلاق دے سکتا ہے۔ اگر اس کی بیوی بدچلن اور بدکار عورت ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص غصہ میں اگر تین دفعہ کی بجائے اگر دس دفعہ بھی طلاق دے تو طلاق ایک ہی تسلیم کی جائے۔ اس طرح ایک مہینہ کے وقفہ کے بعد دوسری پھر تیسری طلاق دے

ج :۔ طلاق کی آخری حد تین ہے۔ آدمی لبا اوقات طلاق دے کر پچھتاتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے ہدایت فرمائی ہے کہ تین طلاقیں وقفہ وقفہ سے دی جائیں۔ تاکہ سوچ بچار کا موقعہ ہاتھ سے نہ جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس ہدایت پر عمل نہیں کرتا، اور اپنے اختیار کا بے جا استعمال کرکے تین طلاقیں اکٹھی دے دیتا ہے تو صحابہ کرام اور آئمہ اربعہ کا اس پر اجماع ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی واقع ہو جائیں گی۔ اگر کوئی دس طلاقیں دیتا ہے تو تین تو واقع ہوں گی اور باقی سات اس کی گردن پر وبال ہوں گا۔ تین کا تین ہونا عجیب نہیں، بلکہ تین کا ایک ہونا ضرور عجیب ہے۔ عیسائیوں کی توحید فی التثلیث آج تک کسی کی سمجھ میں نہیں آئی۔

س :۔ قرآن شریف میں صاف صاف آیا ہے کہ جو کچھ مانگنا ہے مجھ سے مانگو۔ لیکن پھر بھی یہ وسیلہ بنانا کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

ج :۔ وسیلہ کی پوری تفصیل اور اس کی صورتیں میری کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" حصہ اول میں ملاحظہ فرمالیں۔ بزرگوں کو مخاطب کرکے ان سے مانگنا تو شرک ہے۔ مگر خدا سے مانگنا اور یہ کہنا کہ یا اللہ! بطفیل اپنے نیک اور مقبول بندوں کے میری فلاں مراد پوری کردیجئے۔ یہ شرک نہیں واللہ اعلم

(ظہور احمد سکرنڈ)

رپورٹ: عبدالرحمٰن یعقوب باوا۔

ربوہ میں عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

ربوہ۔ جس شہر کو قادیانیوں نے آباد کیا۔ کوڑی کے مول ۔ اس وقت حکومت کی آنکھوں میں دھول جھونک کر خرید لیا تھا۔ جس وقت اس ملک کا وزیر خارجہ آنجہانی چودھری ظفر اللہ مرتد قادیانی اور ایم۔ ایم احمد قادیانی ملک کے اہم منصب پر فائز تھا۔ نہ جانے ان لوگوں نے اس وقت موقع سے فائدہ اٹھا کر کتنے قادیانی بھرتی کیے۔ بہر حال ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۴ء تک اس شہر میں ایک ادنیٰ پولیس والے سے لے کر انتظامیہ تک ہر محکمہ میں کلی طور پر قادیانی تھے اور شہر میں بسنے والوں میں سے کوئی بھی مسلمان نہ تھا۔

۱۹۷۴ء میں جب ختم نبوت کی عظیم الشان تحریک چلی جس کی قیادت شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کر رہے تھے اس تحریک کی کامیابی کے نتیجہ میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے ۔ خدا بھلا کرے ہمارے سابق ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھری کا ان کی انتھک محنتوں سے ربوہ میں جگہ ملی۔ مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ منظور کیا گیا اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا گیا۔ ایک آبادی مسلم کالونی کے نام سے بنائی گئی اسی کالونی میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۹ کنال کے پلاٹ پر مسجد، مدرسہ اور دفتر کی بنیاد رکھی۔ اس سے قبل بھی مجلس کو ہی یہ شرف حاصل ہوا کہ اسی نے ربوہ میں سب سے پہلی مسجد، ربوہ ریلوے اسٹیشن پر بنائی۔

ربوہ میں گذشتہ چار سال سے ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ پہلی کانفرنس ۱۹۸۲ء میں منعقد ہوئی تھی اس کانفرنس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر مکتب فکر کے علماء شریک ہوتے اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

ایک سال بھی حسب معمول ۲۴، ۲۵ اکتوبر کو دو روزہ کانفرنس ہوئی۔ کراچی سے لیکر پشاور تک کے مسلمانوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے انتھک محنت کی۔

ربوہ کے گرد و نواح پورے ضلع جھنگ کے مسلسل دورے کیے اور لوگوں کو کانفرنس میں شرکت کا پیغام پہنچایا۔

ربوہ میں کانفرنس سے ایک دن پہلے ہی سے آمد شروع ہو گئی تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ نے اس سال لوگوں کے قیام طعام کا بہترین انتظامات کیے تھے مسجد بخاری سے متصل خالی پلاٹ پر خیمے نصب کرائے تھے مسجد کے باہر ٹی سٹال کا اچھا انتظام تھا۔ اور عارضی دوا خانہ بھی قائم کیا گیا تھا۔

کانفرنس میں امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم ایک دن پہلے تشریف لائے تھے۔ کانفرنس کا افتتاح مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر نے کیا۔ اس دو روزہ کانفرنس میں مجلس کے رہنماؤں مبلغین کے علاوہ دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہل حدیث مکتب فکر سے تعلق رکھنے علماء نے بھی خطاب کرتے ہوئے اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔

۲۵ اکتوبر کو کانفرنس کے دوران ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ باہر چند مسلمان جو قادیانی عبادت گاہ کے قریب سے گزر رہے تھے قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ کی چھت پر سے پتھراؤ شروع کر دیا اور فائرنگ بھی کی جس سے تین چار مسلمان زخمی ہو گئے۔ انتظامیہ کے افسران بھی موقع پر پہنچ گئے قادیانیوں کی یہ کارروائی جلسے کو ناکام کرنے کی ایک سازش تھی بہرحال یہ کانفرنس کامیاب ترین کانفرنس تھی جو آخری رات دو بجے تک جاری رہی۔

ڈاکٹر سبطین لکھنوی کے قلم سے

پندرھویں صدی کا ایک ماڈرن ظلی بروزی رسول

مغربی استعمار کا ایک جدید مکروہ اور لیئم منصوبہ

انگریزی زبان کے معروف ناول نگار،
مسٹر ایلین ولیز نے سنہ ۱۹۸۰ء میں HOLY OF HOLIES کے عنوان سے جو ناول برطانیہ سے شائع کیا ہے۔ بلفظ دیگر اس ناول نامی منصوبے میں اس صیہونی مفکر نے

۱:- دین اسلام کو انسان ذات کیلئے سرطان کے مرض سے تشبیہ دی ہے

۲:- ۱۵ ویں صدی کی اس ابتدا کو (جس میں بین الاقوامی سطح پر ملت اسلامیہ کے اندر تحریک احیاء اسلام ایک بڑھتے ہوئے طوفانی سیلاب کی طرح پھیل رہی ہے) دور ظلمات قرار دیا ہے۔

۳:- اس عالم رنگ و بو کو "اسلام" کے وجود سے نجات دلانے کیخاطر اس کتاب کے اندر جس خوفناک آپریشن کا پلان مغربی استعمار کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اس خبیث منصوبے کے مطابق روس کی خفیہ ایجنسی سب سے پہلے پیش رفت کرے گی۔ پھر فرانس، برطانیہ، امریکہ اور اسرائیل کی خفیہ تنظیموں کے کارکن اس میں شامل ہو جائیں گے۔ امریکہ کے فالتو سامان میں سے پانچ دیو قامت ہرکولیس فوجی ٹرانسپورٹ طیارے برطانیہ بہادر نے خرید لئے جائیں گے۔ جوہری بموں کے علاوہ بی بی سی عربی سروس کی آواز میں ایک خاص اعلان کا ٹیپ بھی اس میں فٹ ہوگا۔ حج کے دنوں میں ٹھیک جمعہ کے روز یہ پانچوں طیارے بیت اللہ کی طرف اپنی پرواز جاری کر دیں گے۔ اسرائیلی خفیہ تنظیموں کے دو ایجنٹ جن میں سے ایک عیسائی اور دوسرا دروزی مسلک کا پیروکار ہوتا ہے۔ ان طیاروں کو حرم کعبہ کی طرف گائیڈ لائن دینے کے فرائض پر مامور ہونگے حرم شریف پر چکر لگاتے ہوئے یہ جہاز پہلے سے عربی میں ٹیپ شدہ ریکارڈ حجاج کو سنائیں گے پھر اچانک یہ اعلان سننے میں آئیگا "اللہ اکبر اللہ اکبر" میں "علی" ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز بن کر نازل ہوا ہوں۔ میں ہی مہدی موعود ہوں۔

اے دنیا کے گنہگار بندو! اللہ تعالیٰ تم پر سخت ناراض ہیں۔ کیونکہ تم نے اسلام کو بگاڑ دیا ہے۔ "اللہ" اور "اسلام" کو مذاق بنا ڈالا ہے۔ تم لوگ دنیاوی لالچ کی بنا پر "شرک، تنگ دلی، اور حرص و آز کے عبادت گذار بن کر رہ گئے ہو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دینے کا فیصلہ صادر فرماتے ہیں۔

عربی زبان میں یہ پیغام سنانے کے بعد مذکورہ بالا فوجی طیاروں کے انجن کٹ کر ٹھیک حرم کعبہ کے اوپر جا گرتے ہیں۔ جہازوں کے اندر رکھے گئے خفیہ جوہری بم پھٹنے کے بعد ایک قیامت برپا ہو جاتی ہے حرم کعبہ اور مکہ معظمہ کا پورا شہر گیس میں تحلیل ہو جاتا ہے، تقریباً ۳۰ لاکھ حجاج میں سے پانچ لاکھ فوری طور پر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور بقایا پچیس ۲۵ لاکھ شدید زخمی۔ مسٹر ولیز کے خود اپنے الفاظ کیمطابق اس المناک سانحے پر دنیا بھر کے مسلمان سکتے کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کوئی بھی مسلمان اس سانحے کو دشمنوں کی سازش قرار نہیں دیتا۔ بلکہ انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ سانحہ ایک آسمانی عذاب تھا جسے اللہ تعالیٰ نے بطور سزا امت مسلمہ پر نازل کیا ہے۔

اس آپریشن کے بعد نہ صرف یہ کہ "اسلام" کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ بلکہ پیٹرول کی دولت کے تمام ذخائر بھی مغربی طاقتوں کے قبضے میں آجاتے ہیں اور پھر مغرب کی سپر طاقتیں اپنی اس غیر معمولی کامیابی پر جشن مناتی ہیں۔

ایلین کے اس منصوبے کو فعل حال سے تبدیل کر کے فعل مستقبل کے اندر میں نے اسلئے تبدیل کر دیا ہے کہ مسٹر ناول نگار نے اس پلان کو ایک ناول کی شکل میں بطور مفروضہ پیش کیا ہے اور امت محمدیہ کے دانشور، ابھی تک ان ناولوں کے بارے میں خود فریبی کا شکار ہیں۔ لیکن جو لوگ انگریزی زبان کے جدید فن ناول نگاری سے آشنا ہیں ان سے یہ حقیقت ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ موجودہ دور کے انگریزی ناول نگار اپنے اکثر ہوشربا ناول حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر لکھ رہے ہیں

اوّلاً یہ کہ مغربی اقوام کے اذہان سے حالیہ تحریک احیاء اسلام کا خوف نکال دیا جائے۔

ثانیاً یہ کہ عالم اسلام کے مسلمانوں کو ہر قسم کی ذلت اور نکبت برداشت کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔

جن لوگوں نے ایران کے بارے میں ۱۹۷۷ء کے اندر لکھے گئے ناول The Crash of 79 کا مطالعہ کیا ہے انہیں یاد ہوگا کہ مملکت ایران کو تباہ و برباد کرنے کیلئے جو واقعات اس ناول میں ایک منصوبہ نما مفروضہ کے طور پر بیان کیئے گئے تھے اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے روزنامہ ڈیلی ٹیلیگراف لندن نے اپنے ریویو کے اندر لکھا تھا کہ

ٹھیک ہے تو ناول۔ مگر کل کلاں یہ ناول، کر توڑ دینے والی ایک حقیقت کا روپ بھی دھار سکتا ہے۔ اور پھر دنیا نے دیکھ لیا کہ صرف تین سال کے اندر فاضل تجزیہ نگار کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ ایران اور عراق آج تک ایک تباہ کن اقتصادی بحران کا شکار ہیں۔ اور مشرق اوسط میں اپنے قدم جمانے کی خاطر امریکہ بہادر پہلے سے بھی زیادہ اسرائیل پر انحصار کرنے کیلئے مجبور ہے۔

امت محمدیہ کے دانشور حضرات اگر انگریزی ادب کے فنکارانہ روپ بہروپ سے دھوکہ کھانے کے بجائے اس ناول کے نقاب کو الٹ کر رکھ دیں تو ملتِ اسلامیہ کو تباہ و برباد کرنے کیلئے مغرب کے سامراج کی چال آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے۔ غالباً سب سے پہلے برصغیر کے مسلمانوں کی مزاحمت کو ختم کرنے اور ان کی روح سے عقیدہ جہاد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی خاطر برطانیہ بہادر کی پادریوں کی تنظیم نے اپنی حکومت کو یہ مشورہ دیا تھا کہ خود مسلمانوں ہی کے اندر سے ملت کے غدار تلاش کرنے کے بعد وہ اسی خطے پر قابض ہوئے ہیں اب انہیں اگلا مرحلہ یہ طے کرنا ہوگا کہ ایسے جعلی پیر جعلی مہدی، اور ظلی بروزی رسول خود مسلمانوں ہی میں سے انہیں تلاش کرنے پڑیں گے۔ پھر انکی پیشوائیت کو پروان چڑھانے کیخاطر حکومت برطانیہ کی سرپرستی لازمی ہونی چاہیئے اس دور میں مذہبی رہنماؤں کے روپ میں جیسے انگریزی گماشتے پیش کیئے گئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ظلی بروزی نبی کا ڈرامہ رچانے کیلئے ایک اسٹیج مہیا کیا گیا۔ جرمن کی نازی پارٹی نے اس کی تقلید میں شامی پیر کے عنوان سے سرحدی قبائل میں اپنا گماشتہ محض اس لئے تیار کیا تاکہ افغانستان اور ایران میں جب جرمن افواج پیشقدمی کریں تو شامی پیر صاحب مسلمانوں کو جرمنی کا ہمنوا بنا سکیں۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ نازی پیر برطانوی انٹیلی جنس کے ہاتھ لگ گیا اور جرمنی منصوبہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔ روسی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری متعینہ ایران نے اپنی مطبوعہ یادداشتوں میں تسلیم کیا ہے کہ ایران کے شیعہ مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنے کیخاطر اس نے برین واشنگ (Brain - washing) بہائی فرقے کے ایک پیروکار مسٹر بہاءالدین کو بھنگ اور چرس پلا پلا کر اس کی برین واشنگ کی اور اسے سمجھایا کہ تم ہی مہدی موعود ہو اور تم ہی قائم آل محمد ہو"۔ جب شاہ ایران نے بہاءاللہ کو گرفتار کرکے اسے عکہ اسرائیل کی جیل میں ڈال دیا تو فرسٹ سیکرٹری کے الفاظ میں بہاءاللہ کو آگے بڑھانے کی خاطر خود ہی اس نے الواح کے نام سے کتابیں عربی زبان میں مرتب کیں اور انہیں بہائی تنظیم کے اندر پھیلا دیا"۔ انگریز بہادر نے برصغیر پاک و ہند پر اپنی سامراجی گرفت مضبوط کرنے کیلئے صرف مرزا غلام احمد قادیانی ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آزاد قبائل علاقے میں تحریک مجاہدین کے اندر انتشار پھیلانے خاطر ملت اسلامیہ کے نامور مجاہدین کو بھی "مسیح موعود" بنانے کی پیشکش کرتا رہا۔

ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان سے جناب عبدالقدوس شاکر، مولانا کوثر نیازی کے نام لکھتے ہیں

فقیر ایپیؒ کو مسیح موعود بنانے کی برطانوی پیش کش

"دوسری عالمگیر جنگ زوروں پر تھی ۱۹۴۳ء کا کوئی دن تھا۔ میں فقیر ایپی صاحب کی تنظیم کے سلسلے میں دورے پر تھا۔ واپس آیا فقیر صاحب کو رپورٹ پیش کی وہ مطمئن ہوئے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ دعا ختم کرنے کے بعد فرمایا عشاء کی نماز کے بعد مجھ سے ملنا ایک ضروری بات آپ سے کرنی ہے۔ میں حسب ہدایت عشاء کے بعد حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا "آپ ٹانک کے باشندے ہیں تمہارے قریب موضع گل ہے وہاں کے لوگوں سے جان پہچان ہے"؟ میں نے عرض کیا "وہاں کے نوجوان تعلیم کے سلسلے میں ٹانک ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔ اکثر میرے اور میرے بھائیوں کے ہم جماعت رہے ہیں اس لئے کئی پڑھے لکھے لوگوں سے تعلقات ہیں"۔ آپ نے فرمایا۔ گل کا ایک شخص غلام رسول حقانی پڑھا لکھا آدمی ہے اسے جانتے ہو؟" میں نے عرض کی ایک شخص غلام رسول کو تو جانتا ہوں۔ حقانی کو نہیں جانتا۔ آپ نے غلام رسول کے والد کا نام پوچھا تو میں نے عرض کیا "اس کے والد کا نام ملک عطا محمد ہے" آپؒ نے فرمایا "بس یہی شخص ہے" میں نے عرض کیا کہ یہ شخص ٹانک میں اسسٹنٹ کمشنر مسٹر ڈرنک DRINK کا مسل خواں تھا۔ مسٹر ڈرنک ڈیرہ کا ڈپٹی کمشنر ہوا تو غلام رسول کو بھی ڈیرہ اسماعیل خان بلا لیا"۔ فقیر صاحب نے فرمایا "یہ شخص ظاہری طور پر مفرور ہوکر جنوبی وزیرستان کے گاؤں کانی گرم آیا ہے۔ وہاں کے پیروں کے پاس مقیم ہے۔ پیر اسے میرے پاس لائے تھے۔ اس شخص نے بات چیت کے دوران کہا کہ میرے پاس ایک منصوبہ ہے جو اسلام کی سربلندی کیلئے ہے۔ اور آپ کے ذریعے ساری دنیا کو اسلام کی دعوت دینا مقصود ہے۔ لیکن میں نے اس کی ہمت افزائی نہیں کی۔ اور منصوبہ بیان کرنے کا وقت نہیں دیا۔ بلکہ یہ ہدایت کر دی کہ وہ واپس "کانی گرم" چلا جائے میرا ایک آدمی اس کے پاس آئیگا یہ منصوبہ وہ اسکو سمجھا دے۔ وہ مجھے رپورٹ پیش کر دیگا۔ چنانچہ اب وہ پیر صاحبان کے ہمراہ کانی گرم چلا گیا۔ (روزنامہ جنگ لاہور مطابق گیارہ مارچ ۱۹۸۲ء)

تحریک مجاہدین کے ذی اثر راہنما حضرت فقیر ایپیؒ کو استعمال کرنے اور بین الاقوامی سطح پر انگریزی سامراج

کا تسلط قائم کرنے کیلئے انگریز کے اس تنخواہ دار ایجنٹ مسٹر غلام رسول حقانی کے پاس کون سا منصوبہ تھا کہ جس کے تحت سبز باغ دکھا دکھا کر عالم اسلام کو انگریز کا ہمنوا بنایا جائے۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے جناب عبدالقدوس شاکر انکشاف فرماتے ہیں

غلام رسول، غلام رسول حقانی کیسے بنا!

پروگرام کے مطابق میں دو نمازیوں کو لیکر پیر سید ایوب شاہ کے گھر "کانی گرم" پہنچا۔ رات کے کھانے پر غلام رسول کو بلا یا گیا۔ پیر ایوب شاہ نے اسے کہا "یہ فقیر ایپی صاحب کا نمائندہ ہے اپنا منصوبہ اسکو سمجھائیں"۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتائیں کہ آپ تو صرف غلام رسول تھے۔ غلام رسول حقانی کیسے بنے؟۔ تھوڑی دیر وہ خاموش رہا۔ اس کے بعد وہ ساری داستان سنائی جس کے ذریعہ وہ حقانی بنا تھا۔ اس نے کہا

آپ جانتے ہیں میں ڈی سی ڈرنک کا مسل خواں تھا۔ وہاں ایک زیارت سے ملحقہ اراضی کا مقدمہ پیش ہوا۔ ہندوؤں کا دعویٰ تھا کہ یہ اراضی ہماری ہے۔ زیارت کے متولیوں کا دعویٰ تھا کہ یہ اراضی زیارت کی ہے۔ میں نے مسلمان ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ اور مقدمہ مسلمانوں نے جیت لیا۔ لیکن ہندوؤں نے اثر رسوخ استعمال کر کے میری ملازمت ختم کرا دی۔ میں اس زیارت پر جا بیٹھا۔ وہاں چلہ کشی کی۔ لوگوں نے مجھے حقانی کہنا شروع کر دیا۔ کیونکہ میں نے حق کا ساتھ دیا۔ چنانچہ زیارت پر مجھے خوابوں کے ذریعے اور غائبانہ آوازوں کے ذریعے ہدایت ملی کہ میں عالم اسلام کی سربلندی کا منصوبہ بناؤں۔ چنانچہ میں اپنے گاؤں گمل آ گیا۔ ایک کمرے میں عبادت اور آسمانی کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا۔ کمرے کی دیواروں پر بڑے بڑے لوگوں کے اقوال اور آسمانی کتب کے حوالے لکھے۔ میں نے ایک صندوق تیار کیا جس میں چاروں آسمانی کتابیں رکھ دیں۔ اسی اثنا میں حکومت کو کسی نے رپورٹ کر دی کہ میں کوئی سازش کر رہا ہوں۔ ڈی سی ڈرنک پولیس لے کر مجھے گرفتار کرنے آ گیا۔ مجھے اس کا علم ہو گیا اور میں صندوق لیکر گھر سے فرار ہوا اور علاقہ غیر جنوبی وزیرستان میں آ گیا"۔

انگریز ڈپٹی کمشنر کے ایک مسل خوان کو غائبانہ آوازوں کے ذریعہ ملنے والی ہدایات کی آپ بیتی جہاں جا کر ختم ہو ہوتی ہے۔ وہ عبرتناک مقام بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ اس عبرتناک مقام کا دیدار اسلئے بھی ضروری ہے کہ "عالم اسلام کی سربلندی" کے عنوان سے ایک انتہائی شرمناک اور پر فریب منصوبے کا پردہ چاک ہوتا ہے۔ جہاں "امام مہدی" اور "مسیح موعود" کے نام پر دوسری جنگ عظیم کو بند کرانے (کیونکہ انگریز بہادر اس جنگ میں شکست سے دوچار تھے) اور تحریک مجاہدین کا گلا گھونٹنے کی سازش واضح ہوتی ہے۔ چنانچہ مسٹر ڈرنک کے کلرک نے عالم اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنے خود ساختہ منصوبے کا بکس جب کھولا تو جناب شاکر کے چشم دید مشاہدے کے مطابق

عالم اسلام کی سربلندی کے منصوبے میں سیدنا عیسیٰ کی تصویر کے ساتھ چاروں آسمانی کتب رکھی گئی تھیں۔

اس کے ڈھکنے میں اندر کی طرف حضرت عیسیٰؑ کا بڑا فوٹو تھا۔ بکس میں اوپر قرآن شریف پھر انجیل پھر تورات، اور نیچے زبور تھی۔ ایک بڑے کاغذ پر چاروں آسمانی کتابوں کی تعلیمات عربی اور انگریزی میں لکھی ہوئی تھیں۔ غلام رسول نے کہا موجودہ جنگ کی ابتدا وزیرستان میں فقیر ایپی صاحب اور انگریزوں کے درمیان شروع ہوئی۔ یہی جنگ بڑھتے بڑھتے ساری دنیا میں پھیل گئی ہے۔ لاکھوں انسان مر رہے ہیں۔ اس جنگ کو بند کرانے اور دنیا کو اسلام کی دعوت دینے کیلئے فقیر ایپی صاحب اعلان کریں کہ میں امام مہدی ہوں۔ تمام حکومتوں کے نام خط لکھیں۔ انکے خطوط کے ساتھ ایسے بکس تمام حکومتوں کو بھیجنے کا بندوبست کیا جائے گا۔ فقیر صاحب خطوط میں یہ ہدایت جاری کریں کہ جنگ بند کر کے سربراہان مملکت ان بکسوں کے ہمراہ بیت المقدس میں ایک مقررہ تاریخ پر آئیں۔ فقیر ایپی صاحب وہاں سب کو اسلام کی دعوت دیں اور جنگ و جدل ختم کر کے باہمی بھائی چارے کی فضا قائم کرنے کی تلقین فرمائیں۔

غلام رسول نے کہا جب یہ بکس لے کر سربراہان مملکت بیت المقدس میں ہوائی جہازوں سے اتریں گے تو یہ پیش گوئی پوری ہو گی کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے بیت المقدس پر اتریں گے۔ کیونکہ ہر بکس میں حضرت عیسیٰؑ کی تصویر ہے۔

جناب عبدالقدوس شاکر نے جب یہ منصوبہ حضرت فقیر ایپیؒ کی خدمت میں پہنچایا تو آپ نے برطانوی استعمار کے گماشتے کے نام خط کی صورت میں یہ جواب ارسال فرمایا جو عبدالخالق صاحب نے خود رقم کیا

جناب حقانی صاحب! آپ کا منصوبہ حضرت فقیر ایپی صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ فقیر صاحب نے فرمایا "میں امام مہدی نہیں ہوں" اس لئے جھوٹا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ موجودہ جنگ میں تمام کافر ممالک پھنسے ہوئے ہیں۔ اسلام کی سربلندی اسی میں ہے کہ اسلامی ممالک اس جنگ سے محفوظ رہیں اور کافر تباہ ہو جائیں۔ آپکا منصوبہ انگریزوں کو تحفظ دیتا ہے۔ آپ مفروروں کی زندگی نہ گذاریں۔ آپکو انگریز گرفتار نہیں کریں گے کیونکہ آپ انہی کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ انہی کے اشاروں پر آپ نے یہ منصوبہ پیش کیا ہو"۔ (روزنامہ جنگ کراچی مطابق گیارہ مارچ ۱۹۸۳ء)

دیکھا آپ نے! برطانیہ بہادر کی مرعوبیت کا عالم! ملت اسلامیہ پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کی خاطر انگریز بہادر کو دن رات امام مہدی کی تلاش کرنے کی فکر رہتی تھی۔ یہ ہماری غلامی کے دور کا تذکرہ تھا۔ اب آزادی کے بعد کا مرحلہ کس حال

میں ہے؟ کیا اب بھی استعمار کو کسی مہدی موعود کی جستجو رہتی ہے؟ اس سوال کے جواب میں مغربی پاکستان کے سابق ناظم اعلیٰ اوقاف جناب ڈاکٹر مسعود کھدر پوش اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے مولانا کوثر نیازی کے نام لکھتے ہیں

جناب مسعود کھدر پوش کو امام مہدی بنانے کی یہودی سازش۔

میں ۱۹۵۸ء میں امریکہ میں لیکچر دینے گیا۔ میرے لیکچر پروگرام کے منتظم ایک یہودی لیکچر کمپنی کے سربراہ مسٹر ماکنک تھے جو چار پانچ ماہ پاکستان میں قیام کر چکے تھے اور ہمارے دینی عقائد سے بخوبی واقف تھے۔ میرے لیکچر "قدیمی باشندوں اور قدیم کلچر" کے موضوع پر تھے۔ جنگلوں میں رہنے والے نیم عریاں بھیل لوگوں کے حوالے سے میں نے اپنے تجربات بیان کئے۔ میرے لیکچروں سے پہلے امریکی کمپنی نے اس بات کو بہت مشتہر کیا تھا کہ بھیل لوگ مجھے اپنا بھگوان سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کافی لوگ مجھے سننے کیلئے جمع ہوتے رہے۔ السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا نے اس سلسلے میں جو آرٹیکل لکھے تھے امریکی پریس میں ان کا بھی چرچا رہا۔ اور ان حوالوں سے چار پانچ ماہ کا میرا یہ دورہ بڑا کامیاب رہا۔ میرے تایا مرحوم کے پاس ایک بہت قیمتی کم خواب کا بنا ہوا چوغہ تھا میں لیکچر کے وقت وہ چوغہ پہن کر اجتماعات میں آتا میری یہ وضع قطع بھی امریکیوں کیلئے بڑی جاذب توجہ ثابت ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میری گھن گرج رکھنے والی آواز سے بھی وہ بڑے متاثر ہوئے۔ میری اس مقبولیت کو دیکھ کر کئی یہودیوں نے مجھ سے مسلسل ملاقاتیں شروع کر دیں۔ جن میں وہ بار بار یہ کہتے کہ "دنیا جنگ کے خوف سے بہت پریشان ہے"۔ ان حالات میں کسی ہادی کی آمد کی شدید ضرورت ہے۔ پھر کبھی مجھے سمجھاتے کہ آپ میں مہدی بننے کی پوری صلاحیت موجود ہے۔ اس طرح باتیں چلتی رہیں اور یہ لوگ اپنے تئیں میری برین واشنگ کرتے رہے۔ آخر ایک روز ان میں حضرات میرے پاس نہایت رازداری میں یہ بات کہنے آئے کہ ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ آپ مہدی بن سکتے ہیں اگر آپ کچھ عرصہ امریکہ میں ٹھہر جائیں تو ہم آپ پر دس لاکھ ڈالر لگا کر آپ کو مہدی مشہور کر سکتے ہیں۔ پھر آپ کو پاکستان اور ہندوستان کا دورہ کرا جائیگا۔ اور آپ کے ماننے والوں کی ایک بڑی تعداد پیدا ہو جائے گی۔ اس منصوبے کی پوری تفصیلات پر بحث بھی ہوگی۔ میں نے ان حضرات سے کہا کہ میں اس وقت اعلان کروں گا جب مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکا حکم ہوگا۔ میں واپس جاتا ہوں اور جونہی مجھے حکم الٰہی آگیا میں آپ کو تار بھیج دونگا۔ مگر ظاہر ہے اب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں آیا۔ (مولانا کوثر نیازی کے نام جناب مسعود کھدر پوش کا خط روزنامہ جنگ لاہور گیارہ مارچ ۱۹۸۲ء)

سامراجی عزائم کی تکمیل کی خاطر اب آپ اپنے ہی خنجر سے خود اپنے ہی قتل کا ایک اور تماشہ بھی دیکھتے چلئے۔ یہ تماشہ بھی "دی مہدی" کے عنوان سے ایک ناول ہی کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ اس تماشے کے مطابق۔ امریکہ۔ روس اور برطانیہ کی ملی بھگت سے ان کے ایجنٹ ابو قادر کو مسلم ممالک میں سرگرم گماشتوں کی معاونت سے عین حج کے موقع پر "مہدی" کے عنوان سے پیش کیا جاتا ہے۔ مسٹر ایلین ولیمز اور دیگر مغربی ادیبوں کے "امام مہدی" اور "آپریشن پلان" آپ ادب کے چٹخارے کہہ لیں یا کسی ناول نگار کے منصوبے۔ لیکن آپ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ یہ "امام مہدی" اور "آپریشن پلان" عصر حاضر کی سپر پاور کے حقیقی عزائم کا صحیح عکس ہیں۔ احیاء اسلام کی بڑھتی ہوئی تحریک کو نیست و نابود کرنے کیلئے روس سے لے کر اسرائیل تک کے مفکرین کے پیش نظر سیدنا مسیح کے خود کاشتہ "مہدی موعود" کو امت محمدیہ کے سٹیج پر لانا ایک مرکزی اور اہم کردار کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سامراج کی فوجی اسٹریٹجی کا ایک محور تسلیم کئے جاتے ہیں۔ چونکہ سندرھویں صدی سائنس اور ٹیکنالوجی کی برق رفتاری کے ساتھ طلوع ہوئی ہے اس لئے صیہونی عیسائی اور سوشلسٹ مفکرین اپنے خود کاشتہ مہدی موعود کو سائنس کی ٹیکنالوجی سے لیس کر کے عالمی اسٹیج پر پیش کرنے کی ضرورت کو بری طرح محسوس کر رہے ہیں۔ اب الہامی مسیح کو وقعت ایک قصۂ پارینہ بن کر رہ گئی ہے۔ الہامی موعود کا انجام نافرجام بھی ہمارے سامنے ہے۔ استعمار نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ تحریک احیاء اسلام کے دبدبے سے

بہشتی مقبرے کی ہڈیوں کو بھی ہوئی جنبش
اور اس جنبش کی گرائی سے سارا قادیاں لرزا

اب مسلمانوں کا بچہ بچہ اس حقیقت سے واقف ہے کہ

لندن سے جو بچا وہ شملہ میں لٹ گیا
اور اس پہ مستزاد ہوئی قادیاں کی لوٹ

قادیاں کی لوٹ کھسوٹ تو امت محمدیہ پر عیاں ہو گئی۔ اب سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماہرین کو مہدی موعود بننے کی پیشکش کی جا رہی ہے۔ امت محمدیہ ایک بار پھر شک اور مایوسی کا شکار ہونے والی ہے لہٰذا علماء امت سے گزارش ہے کہ وہ مغربی استعمار کی اس جدید سازش کا مقابلہ کرنے کیلئے قلم اور قرطاس کے میدان میں پیش قدمی حاصل کریں۔ اور مغرب کے ان نام نہاد دانشوروں کو بتا دیں کہ خود کاشتہ الہامی مسیح موعودوں کو ہٹا کر عصر حاضر کی نئی طاقت سائنس اور ٹیکنالوجی سے مسلح کسی نام نہاد مسیح موعود کو سٹیج کا مہرہ بنا کر امن کی تبلیغ پر مامور کر دینے سے عصر حاضر کا بحران دور نہیں ہو سکے گا۔ سامراجی مسیح موعود نظریہ ضرورت کے تحت خود بحران کی پیداوار ہوتے ہیں۔ الہامی موعودوں کو ہٹا کر کسی سائنس دان موعود کو اسکی کرسی پر بیٹھا دینا اس مسئلے کا صحیح حل نہیں ہے۔ اس چال سے دنیا کے اندر امن قائم نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ ایک سائنسدان "مسیح موعود" الہامی موعودوں کی بہ نسبت زیادہ شر پرور اور فساد کا باعث ہوگا۔

ہاں بانگ بلند است این پوشیدہ نہ گویم

اخبارِ ختم نبوت

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ قائم ہو گئی۔

ربوہ (رپورٹ محمد نعیم) طلبہ برادری میں بیداری کا جذبہ پیدا کرنے اور انہیں مسئلہ ختم نبوت سے روشناس کرانے کے علاوہ فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لئے فیصل آباد میڈیکل کالج کے طلبہ نے اپیل کرتے ہوئے ایک "آل پاکستان تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ" قائم کرنے کا اعلان کیا۔ طلبہ نے ربوہ میں منعقد ہونے والی ختم نبوت

باقی اگلے صفحہ پر

قادیانی نمبردار کے چک ۲۰ / ۳۰P میں اوچھے ہتھکنڈے مجاہدین تعاقب کیلئے پہنچ گئے

چک مذکور میں کامیاب جلسہ، مولانا ابوبکر قاسمی، حافظ منور حسین ضیا، مولانا عبدالکریم رحمانی اور مولانا احمد بخش شجاع آبادی کا خطاب

صادق آباد گذشتہ روز صادق آباد کے نواحی چک نمبر ۲۰ / ۳۰P کے زمینداروں کا ایک وفد سلطان احمد شاہ کی سربراہی میں محمد ظفر قمر جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد کو ملا اور بتایا کہ ہمارے چک کا نمبردار نادر علی قادیانی ہے اور علاقہ میں مسلمانوں کو ناجائز تنگ کرتا ہے اور علاقہ کے غریب مسلمانوں کے خلاف عدالتوں میں جھوٹے مقدمات درج کرا رکھے ہیں اور منافقت سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان بھی ظاہر کرتا ہے۔ اطلاع ملنے پر شہر کے ممتاز علماء کرام پر مشتمل ایک وفد بروز جمعۃ المبارک کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے چک نمبر ۲۰ / ۳۰P روانہ ہو گیا علاقہ کے غیور مسلمانوں نے وہاں جلسے کا اہتمام کر رکھا تھا وہاں جا کر دیکھا نادر علی قادیانی نے مسجد کے بالکل ہی قریب اپنی عبادت گاہ بنائی ہوئی ہے اور اس کے اوپر کلمہ لکھا ہوا ہے۔ علاقہ کے معززین نے نادر علی کو دعوت دی کہ اگر وہ حقیقی تو مسلمان ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے تو آج ہماری مسجد میں نماز جمعہ ادا کرے اور جلسہ میں شرکت کرے لیکن وہ نہ آیا اور جلسہ شروع ہوتے ہی گھر چھوڑ کر چلا گیا اس کے بعد جلسے کی کارروائی کا آغاز کر دیا گیا جلسے سے مولانا ابوبکر قاسمی حافظ منور حسین ضیاء مولانا عبدالکریم رحمانی اور مہمان خصوصی مولانا احمد بخش ضلعی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان نے خطاب کیا۔ مولانا ابوبکر قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کی تاریخ پر روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان سے قبل مجلس احرار نے انگریز کے اس خود کاشتہ پودے کے خلاف جہاد جاری رکھا قیام پاکستان کے بعد سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی سربراہی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ۱۹۵۳ء میں مولانا محمد علی جالندھریؒ اور دیگر علماء کی قیادت میں قادیانیوں کے خلاف ایک زبردست تحریک چلائی گئی جس میں ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت نے جام شہادت نوش کیا۔ اٹھارہ کروڑ مسلمانوں کے دلوں میں سخت نفرت بیٹھ گئی ۱۹۷۴ء میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں قادیانیوں کے خلاف دوبارہ تحریک چلی جس کے نتیجے میں اس وقت کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا موجودہ مارشل لاء نے اپنے ایک آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو مسجد کی طرز پر اپنی عبادت گاہیں تعمیر کرنے اور کلمہ طیبہ کے استعمال کرنے سے منع کر دیا ہے اس لئے قادیانیوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسجد کے بالمقابل اپنی عبادت گاہ مسجد کی طرز پر تعمیر کریں اور اس پر کلمہ طیبہ تحریر کریں۔ مولانا عبدالکریم رحمانی نے اپنے خطاب میں مرزا غلام احمد کی کتابوں سے حوالے دیکر ثابت کیا کہ مرزا لکھتا ہے کہ ہمارا خدا ہاتھی کا دانت ہے اور اس نے اپنے فرشتہ کا نام ٹیچی ٹیچی لکھا ہے انہوں نے کہا کہ جن کا خدا الگ فرشتہ الگ نبی الگ کیا وہ مسلمان ہو سکتے ہیں۔ مولانا منور حسین ضیاء نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی تو درکنار وہ ایک شریف انسان بھی نہیں تھا انہوں نے مرزا کی کتابوں سے حوالے دکھائے جس پر حاضرین جلسہ نے لعنت لعنت کے نعرے لگائے اور حاضرین جلسہ نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا کہ جب تک نادر علی قادیانیت سے تائب نہیں ہوتا اس کا سماجی بائیکاٹ جاری رکھا جائے گا۔ آخر میں مہمان خصوصی مولانا احمد بخش شجاع آبادی نے فرمایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا مقصد عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کی بیخ کنی ہے حال ہی میں اکابرین مجلس نے برطانیہ جا کر قادیانیوں کی جھوٹی ہوائی گرد یہ کا تدارک کیا ہے یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا جہاں بھی جائے گا کارکنان ختم نبوت اس کا تعاقب جاری رکھیں گے اختتام جلسہ پر محمد ظفر قمر جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت نے چند قراردادیں پیش کیں جنہیں متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا قرارداد نمبر ۱ قادیانیوں کے مرزائی سے کلمہ طیبہ مٹایا جائے اور اذان بند کرائی جائے نمبر ۲ نادر علی قادیانی نے مسلمانوں کے خلاف جو جھوٹے مقدمات درج کرا رکھے ہیں ان کی فی الفور کارروائی کر کے انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں نمبر ۳

قادیانیوں کو ٹیکس معاف ہے لیکن اسلامی قانون کے مطابق ان سے جزیہ وصول کیا جائے نمبر۲، فتنۂ قادیانیت کو روکنے کے لیے ملک میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

بقیہ :- طلبہ تنظیم

کانفرنس کے موقع پر اپنا ایک اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر حافظ محمد اسلم منعقد کیا۔ اجلاس نے ملک بھر میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور خصوصاً کالج یونیورسٹیوں میں قادیانی طلبہ کی خفیہ سرگرمیوں پر غور کیا۔ ڈاکٹر حافظ محمد اسلم نے اس تنظیم کی اغراض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ فتنۂ قادیانیت کے چیلنج کا مقابلہ کرنے طلبہ برادری کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہمارا مقصد سیاست اور فرقہ واریت سے الگ ہو کر صرف اسلام کی خدمت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ کرنا ہے۔ اجلاس سے بہت سے طلبہ نے خطاب کیا۔ جامشورو یونیورسٹی کے طالب علم عطاء المحسن نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جانا چاہیئے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر ارتداد کی سزا نافذ کی جائے۔ اجلاس کے اختتام پر مرکزی عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا جس کے تحت ڈاکٹر حافظ محمد اسلم (فیصل آباد) کو متفقہ طور پر مرکزی صدر اور جنرل سیکرٹری کے احمد علی (ساہیوال) منتخب ہوئے۔ سیکرٹری نشرو اشاعت کے لیے محمد ندیم (گوجرہ) اور مالیات کے لیے جناب عبدالرشید کا انتخاب ہوا۔

اس کے علاوہ صوبہ سندھ کے لیے عطاء المحسن کو سرحد کے لیے غلام اکبر کو پنجاب لاہور ڈویژن کے لیے ندیم حسن لاہور، سرگودھا ڈویژن کے لیے حافظ محسن الرضا سرگودھا، فیصل آباد ڈویژن کے لیے حافظ محمد شعیب (فیصل آباد) کو منتخب کیا گیا۔

تنظیم نے اپنے فیصلوں کا بھی اعلان کیا۔ اعلان کے مطابق تنظیم کا مرکزی دفتر فیصل آباد میں ہوگا اور تنظیم کے اعلانات اور خبریں ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ہفت روزہ فیصل آباد میں شائع ہوا کریں گی تمام اراکین سے کہا گیا ہے کہ ان ہفت روزہ رسالوں کے دفاتر سے رابطہ قائم کیا کریں۔ تنظیم کا آئندہ اجلاس جنوری میں فیصل آباد میں تنظیم کے دفتر میں ہوگا۔ تمام صوبائی و ڈویژنل صدور سے کہا گیا کہ وہ اپنے اپنے کالجوں یونیورسٹیوں میں مقامی انتخاب کروا کے مرکز کو مطلع کریں۔

بقیہ :- ہتھوڑا گروپ

ہے۔ قتل کرنے کا طریقہ ایک جیسا ہی ہے۔ مرد و عورتوں کے علاوہ معصوم بچوں کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے۔ ایسے بے رحم گروپ کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ مسلمان چاہے کسی ملک کا بھی ہو۔

حکومت کو چاہیئے کہ اس سلسلے میں تفتیش کا دائرہ وسیع کرے اور مرزائیوں کو بھی نظر میں رکھے کیونکہ جھگڑا مرزا طاہر کئی دفعہ پاکستان اور پاکستانیوں سے بدلہ لینے کی دھمکیاں دے چکا ہے۔ مرزائی دہشت گرد اپنا اور غیر ملکی ایجنٹ اپنا لاوہ مسلمانوں پر آئے دن ظلم کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ کلیدی عہدوں پر فائز ہیں اور بہت اثر و رسوخ کے مالک ہیں اس لئے ہر جرم سے ان کو بچا لیا جاتا ہے۔

بحرین کا ایک مرزائی ملازم نادر الوحید بوٹ ہاؤس، مسلمانوں سے اُدھار مال لے کر نادہندہ ہو جاتا ہے اور غنڈہ پن دکھاتا ہے اور ڈراتا ہے اور کہتا ہے۔ ”سر پھاڑ دوں گا“

اور ہتھوڑا گروپ بھی سر پر ہی وار کرتا ہے اس لئے مرزائیوں کی سر کے ساتھ جو نسبت ہے اس بنا پر ان پر کڑی نظر رکھی جائے

قادیانیوں کی نئی چال

تحریر : محمد عثمان الوری

عالم اسلام کا بدترین دشمن قادیانی گروہ اب جدید طور طریقے اور نئے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کر رہا ہے کبھی مرزائیت سے ناواقف لوگوں میں اور کبھی خود ہی کی ہمدردیاں حاصل کرنے کبھی مسلمانوں میں فروعی مسائل کو ہوا دے کر اور کبھی غیر مسلم ممالک میں مظلوم بن کر لہٰذا عالم اسلام کو ان کی سرگرمیوں کا محاسبہ کرنا چاہیئے اور ہر سطح پر ان کا حقیقی چہرہ پیش کر کے تمام مسلمانوں کو باخبر کیا جائے اور ان کی پیدا کردہ صورتحال کو علمی، ادبی، تاریخی اسلامی روشنی میں ختم کرنا چاہیئے۔

گزشتہ دنوں انہوں نے کراچی میں ایک سابق گورنر قانون جن کو پاکستان کے لوگ خوب جانتے ہیں ان کے نام سے گھر گھر پمفلٹ اور کارڈ تقسیم کرائے۔ اسی طرح مسلمانوں میں باہمی تصادم پیدا کرانے کے لیے ایک اشتہار ناظم آباد اور فیڈرل بی ایریا میں تقسیم کرایا اسی طرح لندن میں اور اب اقوام متحدہ میں انسانی ہمدردی کے نام پر قرارداد تیار کرنے کے لئے اپنے سرپرستوں اور خیرخواہوں کو آمادہ کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں حالانکہ ان کو دنیا کی تمام عدالتوں میں غیر مسلم اور فسادی قرار دیا گیا ہے لیکن یہ لوگ ابھی تک نہ اسلامی قوانین کو تسلیم کرتے ہیں ور نہ ہی اخلاقی اور انسانی آداب کو۔ ان کی مذہبی کتابیں گواہ ہیں کہ یہ لوگ کیا ہیں اور انبیاء کرام، صحابہ رسول اور خاندان نبوت اور دیگر مشاہیر اسلام کے بارے میں ان کے عقائد کیا ہیں۔ در مرزا کی پیدا کردہ تحریک قادیانیت سے عالم اسلام اور بالخصوص ہند و پاکستان اور عرب مسلم ممالک کو کس قدر عظیم نقصان پہنچا ہے ان کی مظلومیت اور چالوں کو ہر باشعور اور دیندار مسلمان خوب جانتا ہے۔ عالمی سطح پر یہ گروہ بے نقاب ہو چکا ہے، اب کوئی ان کو قریب کرنے کے لئے تیار نہیں مسلمان اپنے تمام فروعی اختلافات کو بھلا کر قادیانیت کے جال کو اب ختم کرنے کے لئے دم ہیں گے مسلمان کا بچہ بچہ ناموس نبوت اور مجلس تحفظ ختم نبوت کا ۔۔۔ ہے اور ہر مسلم مکتب فکر کا اب ایک ہی مقصد ہے اور ایک ہی نعرہ ہے۔

تحفظ عقیدہ ختم نبوت!

صلی اللہ علیہ وسلم!

بقیہ: خصائل نبوی ﷺ

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کھجوروں کی ڈھیر لگی ہوئی دیکھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ آئندہ کی ضروریات کے لیے رکھ لیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اس کا ڈر نہیں ہے کہ اس کی بدولت کل قیامت کے دن جہنم کا کچھ دھواں تجھ تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا انفق بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا۔ اے بلال خرچ کر اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اور کرم کے واقعات جس کثرت سے ہیں ان کے احاطہ کی کس کو طاقت ہے اس کرم کے لیے یہ بھی ضروری نہ تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی چیز موجود ہو ضرورت مند وہاں کے لیے قرض لے کر ان پر خرچ کرنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا جیسا کہ اوپر کی حدیث میں خود موجود ہے ایک شخص نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخراجات کی کیا صورت ہوتی تھی انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کچھ رہتا ہی نہ تھا۔ میں ہی اخیر تک اس کا منتظم رہا۔ عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کوئی مسلمان ہو کر حاضر خدمت ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ننگا دیکھتے تو مجھے اس کے انتظام کا حکم فرماتے میں کہیں سے قرض لے کر اس کے کپڑے بنواتا اور کھانے کا انتظام کرتا۔ ایک دن مشرکین میں ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے بڑی وسعت حاصل ہے۔ تمہیں جو کچھ قرض لینا ہو مجھ سے لے لیا کرو اور کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہیں ہے میں اس سے قرض لینے لگا۔ ایک دن میں وضو کرکے اذان کہنے ہی کو تھا کہ وہ مشرک چند تاجروں کو ساتھ لیے ہوئے آیا اور مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ او حبشی! میں نے کہا حاضر ہوں وہ نہایت ترش روئی سے مجھ کو برا بھلا کہنے لگا۔ اور کہا کہ اس مہینہ کے ختم میں کتنے دن باقی ہیں؟ میں نے کہا کہ مہینہ تو ختم ہونے کے قریب ہے کہنے لگا کہ چار دن باقی ہیں اگر اس وقت تک قرض ادا نہ کیا تو تجھے قرضہ میں غلام بنالوں گا اور جیسا کہ پہلے غلامی کی حالت میں بکریاں چرایا کرتا تھا وہی صورت پھر ہو جائے گی۔ حضرت بلال کہتے ہیں کہ اس کی یہ باتیں سن کر جو لوگوں پر گزرتی ہے وہ مجھ پر بھی گزری۔ میں عشاء کی نماز کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور یہ سارا قصہ سنا کر عرض کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی جلدی انتظام کیا ہو سکتا ہے کہ ادائیگی کے لیے نہ آپ کے پاس کچھ ہے نہ میرے پاس۔ میں روپوش ہو جاؤں جب آپ ادائیگی فرمادیں گے میں حاضر ہو جاؤں گا۔ ورنہ وہ مجھے سخت ذلیل کرے گا۔ صبح کی نماز سے قبل ایک شخص دوڑتا ہوا آیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔ میں حاضر ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے تیرے قرضہ کا انتظام کردیا۔ یہ چار اونٹنیاں جو سامان سے لدی ہوئی کھڑی ہیں یہ فدک کے حاکم نے ہدیہ بھیجا ہے۔ میں نے صبح کو وہ سب قرضہ بے باق کیا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ اللہ جل شانہ نے قرضہ سے آپ کو سبکدوش کردیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سامان میں سے کچھ بچا ہے یا نہیں میں نے عرض کیا کہ کچھ بچ گیا حضور نے فرمایا کہ اسکو تقسیم کر دے کہ مجھے راحت ملے شام ہوگئی کچھ بچ رہا گیا عشاء کے بعد حضور نے دریافت فرمایا میں نے عرض کیا کہ مستحقین آئے ہی نہیں ابھی کچھ باقی ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رات مسجد میں گزاری مکان پر تشریف نہیں لے گئے دوسرے دن عشاء کے بعد پھر دریافت فرمایا میں نے عرض کیا کہ اللہ جل شانہ نے اس کے بارے آپ کو سبکدوش فرمایا وہ سب تقسیم ہوگیا۔ تب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اپنے مکانوں پر تشریف لے گئے۔ (ابو داؤد)

حدثنا علی بن حجر حدثنا شریک عن عبداللہ بن محمد بن عقیل عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقناع من رطب واجر زغب فاعطانی ملاء کفہ حلیا وذھبا۔

ربیع کہتی ہیں کہ میں نے ایک طباق کھجوروں کا اور کچھ چھوٹی چھوٹی پتلی پتلی ککڑیاں لے کر حاضر خدمت ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا دست مبارک بھر کر سونا اور زیور مرحمت فرمایا۔

حدثنا علی بن خشرم وغیر واحد قالوا حدثنا عیسی بن یونس عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل الھدیۃ ویثیب علیھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس پر بدلہ بھی دیا کرتے۔

فائدہ کمال خلق ہے کہ ہدیہ واپس کرنے میں دوسرے کی دل شکنی کا خیال ہے اور بدلہ دینے میں اس کو کوئی نفع نہیں بلکہ بسا اوقات غلبۂ محبت میں آدمی خود مشقت اٹھا کر ہدیہ دیا کرتا ہے بدلہ کی صورت میں اس کی دلداری بھی ہوگئی اور اس کو کوئی نقصان بھی نہ ہوا بلکہ نفع ہوا۔ اسی لیے کہ بعض حدیثوں میں ویثیب منہا کی جگہ ویثیب خیراً منہا وارد ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ اس سے بہتر بدلہ دیتے تھے۔ اور دوسری روایات سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول معلوم ہوتا ہے کہ ہدیہ سے زیادہ بدلہ دیتے تھے۔

— ۵۵ —

مولانا فضل احمد صاحب صدیقی

غلام احمد قادیانی

اکمل قادیانی شاعر سے معذرت کے ساتھ

غلام احمد مسیح قادیانی
ہوا کذاب پیدا قادیاں میں

امین الملک اور جے سنگھ بہادر
رہی انسانیت جس سے زیاں میں

غلام احمد تھا بیشک کرم خاکی
نہ آدم زاد تھا وہم و گماں میں

بشر کی جائے نفرت تھا یقیناً
سراپا عار تھا وہ انس و جاں میں

مسیحا ٹانک وائن کا تھا رسیا
جو بکتی تھی پلومر کی دکاں میں

تھا انگریزی حکومت کا مدح خواں
پچاس الماریاں لکھی تھی شاں میں

کیا اس کو ذلیل و خوار حق نے
کہ گندوں کی نہیں نصرت جہاں میں

ہوا غرقِ خجالت اس کا بیڑا
وہی خود کمترین تھا اس جہاں میں

مسیلمہ پھر ہوا ہے ہم میں پیدا
اور آگے سے ہے بڑھ کر اپنی شاں میں

جو چاہے دیکھنا دجال، اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

روزنامہ آزاد ۲۲ اگست ۱۹۵۲ء

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI

Registered S. No. 3220

نعت

دل ونظر کے حجابات سب اُٹھائے گئے
نگاہِ شوق کو منظر عجب دکھائے گئے

بپاسِ عظمتِ سرکار جسم لرزاں تھا
حضورِ سیّدِ کونین سر جھکائے گئے

عجیب لطف وکرم ان کا تھا بوقتِ دعا
نیاز و ناز کے انداز سب دکھائے گئے

متاعِ درد کو بخشی گئی پذیرائی
سکون و امن کے مژدے کئی سنائے گئے

رہِ حبیبؐ میں ہر ذرّہ گل بداماں تھا
چراغِ نور ہر اک گام پر جلائے گئے

ہے جس مقام پہ ہر آن قدسیوں کا نزول
وہاں پہ ہم سے گنہ گار بھی بلائے گئے

ہزار بار نگاہوں نے ان کو چوما ہے
وہ جس مقام پہ نقشِ حبیبؐ پائے گئے

اُنہی کے نور سے عالم میں روشنی پھیلی
حرم کے ذرّوں سے جو مہر و مہ بنائے گئے

کرم کا مرکز و مصدر ہے آستانِ رسولؐ
سخاوتوں کے خزانے جہاں لٹائے گئے

تھا لطفِ سرورِ عالمؐ قدم قدم حافظ
جہاں جہاں بھی گئے، رحمتوں کے سائے گئے

حافظ
لدھیانوی